پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड
مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 241 Monday 8th September 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۴۱، مورخہ ۸ر ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز سنیچر، ۱۵ر ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ر روپے، صفحات: ۴

ممبئی بم دھمکی معاملے کا اصلی ملزم اشون کمار گرفتار

مسلم دوست کو پھنسانے کے لیے زعفرانی جیوتشی نے ممبئی میں دھماکوں کا میسیج بھیجا

ممبئی: ممبئی پولیس نے ایک نجومی کو بڑے دہشت گردانہ حملوں کی جھوٹی دھمکیاں دینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ نجومی نے یہ حرکت اپنے ایک مسلمان دوست کو پھنسانے کے لیے کی تھی لیکن ممبئی پولیس نے معاملے کی تہہ تک پہنچ کر 51 سالہ نجومی اشون کمار سپرا کو نوئیڈا سے گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق ممبئی پولیس کو جمعہ کی صبح ایک واٹس ایپ پیغام موصول ہوا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ شہر کے کئی علاقوں میں بم نصب کیے گئے ہیں۔ یہ علاقے دادر، بائیکلہ، سیون اور کچھ دوسرے بھیڑ والے مقامات تھے، جہاں گنیش وسرجن کے دوران لاکھوں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ ہفتہ کو جب گنیش وسرجن ہوگا تو ان جگہوں پر بم پھٹے جائیں گے۔ اس پیغام میں دھمکی دی گئی تھی کہ شہر میں 34 "انسانی بم" نصب کیے گئے ہیں اور 14 پاکستانی دہشت گرد ہندوستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ ممبئی پولیس نے کہا، "خود کو 'لشکر جہادی' کہنے والی تنظیم نے پیغام میں کہا ہے کہ 14 پاکستانی دہشت گرد ہندوستان میں داخل ہوئے ہیں۔ دھمکی آمیز پیغام میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ دھماکے کے لیے 400 کلوگرام آر ڈی ایکس استعمال کیا جائے گا"۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ یہ دھماکے "پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیں گے" اور "ایک کروڑ لوگ ہلاک ہو سکتے ہیں۔" دھمکی کا وقت بھی کافی چونکا دینے والا تھا، کیونکہ یہ پیغام ممبئی میں گنیش وسرجن سے صرف ایک دن پہلے آیا تھا۔ جس کی وجہ سے جمعہ کو پورے شہر میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا تھا اور سکیورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس نمبر کا سراغ لگا لیا جس سے دھمکی بھیجا گیا تھا۔ پولیس نے جب چھان بین کی تو پتہ چلا کہ یہ پیغام نوئیڈا (اتر پردیش) سے آیا تھا۔ ممبئی پولیس نے نوئیڈا پولیس کے ساتھ مل کر فوری کارروائی کی اور مشتبہ اشون کی شناخت کر لی۔ اور اسے جمعہ کی شام نوئیڈا کے سیکٹر 79 سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اشون اصل میں بہار کا رہنے والا ہے لیکن پچھلے پانچ سالوں سے نوئیڈا میں رہ رہا تھا۔ وہ نجومی ہے۔ تاہم، وہ اپنے مستقبل کو پڑھنے میں ناکام رہا۔ پولیس نے اشون کا موبائل اور سم کارڈ ضبط کر لیا ہے اور اسے نوئیڈا سے ممبئی لایا جا رہا ہے۔ نجومی اشون نے اپنے دوست کو کیوں پھنسایا: اشون کے خلاف درج ایف آئی آر کے مطابق اس نے اپنے دوست فیروز کو پھنسانے کے لیے ممبئی ٹریفک پولیس کو یہ دھمکی آمیز پیغام بھیجا تھا۔ اشون نے بتایا کہ 2023 میں اشون کو فیروز کی شکایت پر پٹنہ کے پھلواری شریف میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اشون کو تین ماہ تک جیل میں رہنا پڑا۔ اس کا بدلہ لینے کے لیے اشون نے ممبئی پولیس کو واٹس ایپ پر دھمکی آمیز پیغام بھیجا اور پیغام میں فیروز کا نام استعمال کیا۔

پنجاب: سیلاب سے ہر سو تباہی، ابتک ۴۳ر افراد ہلاک

پنجاب: بارش سے پہاڑی ریاستوں سے لے کر میدانی علاقوں تک تباہی آ گئی ہے۔ پنجاب اس وقت کئی دہائیوں کی سب سے خطرناک سیلاب کی تباہی کا سامنا کر رہا ہے۔ شدید بارش اور ہماچل پردیش اور جموں وکشمیر سے آنے والے پانی کی وجہ سے ستلج، بیاس، راوی اور گھگھر ندیوں میں طغیانی ہے، جس سے ریاست کے ۲۳ر اضلاع میں ۱۹۰۲ر گاؤں زیر آب ہیں۔ اس قدرتی آفت میں اب تک ۴۳ر افراد کی جان جا چکی ہے، جبکہ ۳٫۵۵ر لاکھ سے زیادہ لوگ متاثر ہیں۔ سیلاب سے ۱٫۷۱ر لاکھ ہیکٹر زرعی اراضی تباہ ہوگئی ہے، جس سے کسانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ ریاست میں اگلے ۵ر دنوں تک بارش کا کوئی الرٹ نہیں ہے۔ اس سے سیلاب سے راحت مل سکتی ہے۔ ضلع گورداسپور سب سے زیادہ متاثر ہے جہاں سیلاب سے ۳۲۴ر گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ امرتسر میں ۱۳۵ر گاؤں، ہوشیار پور میں ۱۱۹ر گاؤں، کپورتھلا میں ۱۱۵ر گاؤں، فیروز پور میں ۷۶ر گاؤں) اور فاضلکا میں ۷۲ر گاؤں میں بھاری تباہی ہوئی ہے۔ سیلاب نے برنالہ، مانسا، پٹیالہ اور جالندھر جیسے اضلاع میں کھیتوں، مکانات اور بنیادی ڈھانچے کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ دریں اثناء راجستھان کے اجمیر میں جمعرات کی رات شدید بارش کے بعد بیراج تالاب کی دیوار گر گئی، جس کی وجہ سے ایک ہزار سے زائد مکانات میں اچانک سیلاب آ گیا۔ لوگوں نے چھتوں پر جا کر جان بچائی۔ پانی کا بہاؤ اتنا تیز تھا کہ کئی گاڑیاں بہہ گئیں۔ گھروں کو نقصان پہنچا۔ لوگوں کو نکالنے کے لیے رات گئے تک ریسکیو آپریشن جاری رہا۔ گزشتہ روز کشمیر میں بارش اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے جموں سری نگر قومی شاہراہ سمیت تمام سڑکیں بہہ گئیں یا ٹوٹ گئیں۔ اس سے وادی کا ملک کے باقی حصوں سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ شمالی ہند میں بھی سیلاب اور تباہی: شمالی ہندوستان میں مسلسل اور طوفانی بارش نے تباہی مچا دی۔ ہماچل پردیش کو مانسون کے آغاز سے ہی قدرتی آفت کا سامنا ہے، وہیں دہلی میں دریائے یمنا کے پانی کی سطح میں اضافہ تشویش کا باعث ہے۔ جموں وکشمیر، پنجاب، ہریانہ، دہلی اور ہماچل پردیش میں شدید بارش اور سیلاب جیسی صورتحال نے معمولات زندگی کو درہم برہم کر دیا ہے۔ تعلیمی ادارے بند کر دئے گئے ہیں، کاروبار متاثر ہے اور سڑکوں پر ٹریفک متاثر ہے۔ ہماچل پردیش کے کلو ضلع میں جمعرات کو لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے دو مکانات منہدم ہو گئے، جس سے ایک شخص ہلاک اور چھ دیگر ملبے تلے دب گئے۔ این ڈی آر ایف کی ٹیم نے ایک خاتون سمیت تین لوگوں کو بچایا اور ایک لاش برآمد کی۔ اکھاڑا بازار میں منہدم مکان کے ملبے سے چھ افراد کی تلاش جاری ہے۔ دہلی بھی سیلابی صورتحال سے بے حال: دارالحکومت دہلی میں سیلاب کی صورت حال تشویش ناک ہوتی جا رہی ہے۔ بیشتر نشیبی علاقوں میں پانی داخل ہو چکا ہے، اور اب تو اونچے مقامات پر بھی پانی کا تیز بہاؤ دیکھا جا سکتا ہے۔ جمنا ندی میں پانی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کے پیش نظر پولیس نے وزیر آباد روڈ واقع پرانے وزیر آباد پُل پر گاڑیوں کی آمد و رفت روک دی ہے۔ دہلی ٹریفک پولیس نے اس سلسلے میں ایک ایڈوائزری جاری کی ہے، جس میں مسافروں سے متاثرہ راستوں سے بچنے، سڑک کنارے گاڑی کھڑی نہ کرنے اور سفر سے قبل منصوبہ بنانے کی گزارش کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں مکربہ چوک، آئی ایس بی ٹی اور تیمار پور روڈ کی جانب جانے والی ٹریفک کے لیے سگنیچر برج کے استعمال کی گزارش کی گئی ہے۔ جمنا کا پانی ان شمشان گھاٹوں میں بھی داخل ہو گیا ہے جہاں آخری رسومات ادا ہوتی رہی ہیں۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ دہلی۔ این سی آر میں مانسون اب اپنے آخری مرحلے کی طرف بڑھ چکا ہے۔ ۶ر ستمبر تک ہلکی بارش جاری رہے گی، لیکن اس کے بعد بارش کی شدت میں کمی آ سکتی ہے۔

بیاول میں ۶ر سالہ گمشدہ بچے کی لاش پڑوس کے گھر سے برآمد، ملزم گرفتار

جلگاؤں: بیاول شہر کے بابوجی پورہ علاقہ میں ۶ر سالہ محمد حنان مجید خان نامی بچے کے بہیمانہ قتل کا معاملہ سامنے آیا۔ حنان جمعہ کی شام سے لاپتہ تھا۔ دوسری صبح اسکی لاش اسی کے گھر کے پڑوس سے برآمد ہوئی ہے۔ اس قتل کی خبر شہر بھر پھیلنے سے کہرام مچ گیا۔ لوگ بڑی تعداد میں بابوجی پورہ پہنچے۔ اس دوران دو کانیں بند ہو گئیں تھیں۔ نازک صورتحال کو دیکھتے ہوئے فسادات پر قابو پانے والے دستے کو علاقہ میں تعینات کر دیا گیا۔ سنیچر کی شب دیر گئے بچے کی تدفین عمل میں آئی۔ معاملہ کیا ہے؟ بیاول کے بابوجی پورہ علاقہ کے رہائشی مجید خان جناب کا چھوٹا لڑکا محمد حنان خان ماجد خان ۵ر ستمبر بروز جمعہ کی شام ۶ر بجے سے لاپتہ تھا۔ بچے کو ہر جگہ تلاش کیا گیا لیکن وہ نہ ملا۔ سنیچر کی صبح تقریباً ۱۱ر بجے بچے کی لاش اسکے گھر کے پڑوس میں رہنے والے بسم اللہ دستگیر خلیفہ کے دو منزلہ مکان کی اوپری منزل پر ایک کمرے سے ملی۔ اس سنسنی خیز معاملے کی خبر شہر بھر میں تیزی سے پھیل گئی اور لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوع پر جمع ہوگئی۔ حاجی شبیر خان، ڈی وائی ایس پی انیل بڈگجر، پولیس انسپکٹر رنگناتھ دھربیلے، پولیس آفیسر شرد کولی، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر اجے واڑوے، سب انسپکٹر انیل مہاجن، پولیس سب انسپکٹر ایم جے شیخ، ایاز خان اور دیگر معززین ذمہ داران نے بھیڑ کو قابو میں کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے فارینسک ٹیم بلا کر جانچ کروائی۔ کشیدہ ماحول کے پیش نظر بابوجی پورہ علاقے میں پولیس کی بھاری نفری اب بھی تعینات ہے۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق اس معاملے میں بچہ نابالغ ہونے کی وجہ سے پولیس نے فوری طور پر اغواء (گمشدگی) معاملہ درج کر لیا تھا۔ اسکے بعد جب اسکی لاش برآمد ہوئی تو پولیس نے ایف آئی آر میں اضافی دفعات کا اندراج کیا۔ تاہم ابھی تک قتل کی اصل وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ یہ بھی قیاس آرائی ہے کہ مقتول کے ساتھ بدفعلی کے بعد اسے قتل کیا گیا اور لاش کو جلانے کوشش کی گئی۔ اس معاملے میں جادو ٹونے کا بھی شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ بیاول پولیس نے شبہ کی بنیاد پر شیخ شاہد شیخ بسم اللہ خلیفہ کو حراست میں لیا ہے۔ اس سلسلے میں جلگاؤں سے ایکتا سنگھٹنا اور جماعت اسلامی ہند اور دیگر تنظیموں کے نمائندوں نے وفد کی شکل میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک نکھاٹے سے بیاول پولیس اسٹیشن میں ملاقات کی اور مختلف مطالبات تحریری شکل میں پیش کئے۔ جس میں معاملے کی ایس آئی ٹی جانچ، ۳۰ر دنوں کے اندر چارج شیٹ داخل کرنے اور معاملہ کی سماعت فاسٹ ٹریک کورٹ میں چلائے جانے، متاثرہ اہل خانہ کو خصوصی سرکاری وکیل ملنے، پولیس تفتیش میں کوئی بھی کمی نہ رہے۔ خاطیوں کو سخت سے سخت سزا ملے۔

مِلّیہ گرلس ہائی اِسکول میں سیرت النبی پر تقریری مقابلوں کا انعقاد

بیڑ (نامہ نگار) بیڑ کے مشہور و معروف تعلیمی ادارے انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے زیر انصرام ملیہ گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں 12 ربیع الاوّل کے موقع پر سیرت النبی تقریری مقابلوں کا انعقاد عمل میں آیا مقابلے دو گروپ میں تقسیم کیے گئے۔ پہلا گروپ کا موضوع تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق۔ دوسرے گروپ کا موضوع تھا آپ کی سیرت عمل کے آئینے میں اور آپ بحیثیت رحمت العالمین اِن عنوانات پر پانچویں تا بارہویں جماعت کے طالبات نے اپنی تقریریں پیش کیں اس پروگرام میں جج کے فرائض انجام دیے ناہید پٹیل باجی، روبینہ باجی، حمیرا یاسمین باجی اور سمینہ انجم نے پروگرام کے صدر اِسکول کے صدر مدرس ڈاکٹر صدیقی عرفان سعد اللہ تھے۔ اس پروگرام کے نظامت کے فرائض انجام دیں عفیفہ سمین نے۔ اس موقع پر پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے نائب صدر خورشید احمد سپروائزر نسرین فرحانہ باجی اور اِسکول کے تمام معلّم و معلّمات اساتیذہ کرام نے خوب محنت کی اور پروگرام کو کامیاب بنایا۔

شرجیل امام نے سپریم کورٹ کا کیا رخ، ضمانت کے لیے داخل کی عرضی

دہلی میں 2020 میں ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کے ملزم شرجیل امام نے ہفتہ (6 اگست) کو سپریم کورٹ کا رخ کیا ہے۔ کچھ روز قبل شرجیل کو دہلی ہائی کورٹ نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ معاملہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) اور نیشنل رجسٹر آف سٹیزن (این آر سی) کے خلاف شمال مشرقی دہلی میں ہوئے مظاہرے کے دوران پیش آئے فسادات سے متعلق ہے۔ شرجیل امام پر الزام ہے کہ وہ فساد کی سازش کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ استغاثہ نے عدالت میں کہا کہ یہ فساد اچانک نہیں ہوا تھا، بلکہ اس کی منصوبہ بندی پہلے سے کی گئی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا تھا کہ یہ ایک خطرناک سازش تھی اور اسے سوچ سمجھ کر انجام دیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ شرجیل امام، عمر خالد سمیت دیگر پر غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) اور تعزیرات ہند (آئی پی سی) کے تحت الزام عائد کیے گئے ہیں۔ ان پر فساد کے 'ماسٹر مائنڈ' ہونے کا الزام ہے۔ اس فساد میں 53 لوگوں کی موت ہوئی تھی اور 700 سے زائد افراد زخمی ہوئے تھے۔

کل نائب صدر کا الیکشن، ہلچل تیز، آج 'انڈیا' کی میٹنگ

نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کیلئے منگل کو ہونے والی ووٹنگ سے قبل ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ انڈیا اتحاد نے انتخابی عمل سے قبل اس کی مشق میں شرکت کا اعلان کیا ہے جبکہ پیر کو ہی کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے حزب اختلاف کے تمام اراکین پارلیمان کیلئے ڈنر میٹنگ کا اہتمام کیا ہے۔ جگدیپ دھنکر کے اچانک استعفیٰ کے بعد خالی ہونے والے اس عہدہ کیلئے الیکشن حکمراں محاذ پر وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ کی پکڑ کا امتحان بن گیا ہے۔ ۴۳۹ر اراکین پارلیمان کے ساتھ این ڈی اے کو حالانکہ واضح سبقت حاصل ہے تاہم اپوزیشن کے تیور اور اس کے اعتماد نے حکمراں خیمے میں سراسیمگی پھیلا رکھی ہے۔ اپوزیشن کے خیمہ میں ۳۲۴ر اراکین ہیں تاہم اسے کراس ووٹنگ یعنی حکمراں محاذ کی جانب سے اپوزیشن اتحاد کے امیدوار جسٹس (سبکدوش) سدرشن ریڈی کے حق میں ووٹ ڈالے جانے کی امید ہے۔ این ڈی اے نے آر ایس ایس کے رضاکار اور مہاراشٹر کے گورنر سی پی رادھا کرشنن کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ پوزیشن کے اراکین پارلیمان کو نائب صدر کے الیکشن میں ووٹ ڈالنے کے طریقۂ کار کی مشق کرانے کیلئے پیر کو "فرضی ووٹنگ" کرائی جائے گی تاکہ کوئی ووٹ غلطی سے بھی خراب نہ ہو جائے۔

اگر اگست ماہ کا اناج نہ ملا تو براہِ راست مجھ سے رابطہ کریں: تحصیلدار چندر کانت شیلکے

بیڑ، مورخہ ۷ ستمبر (نمائندہ): تحصیلدار بیڑ، چندر کانت شیلکے نے کہا ہے کہ اگر شِدھا کارڈ ہولڈرز کو اگست ماہ کا اناج فراہم نہیں کیا گیا تو وہ براہِ راست ان سے رابطہ کریں۔ شہریوں کو مناسب وقت پر اور شفاف انداز میں سستے اناج کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے خصوصی مہم شروع کی گئی ہے۔ اس موقع پر شیلکے نے کہا، "شِدھا کارڈ ہولڈرز کو بروقت چاول، گندم، دالیں اور دیگر ضروری اشیاء فراہم ہونی چاہئیں۔ اگر کسی دکاندار کی جانب سے شہریوں کو کسی قسم کی رکاوٹ ڈالی جائے یا مال فراہم کرنے سے انکار کیا جائے تو متعلقہ افراد فوری طور پر مجھے اطلاع دیں۔" انہوں نے مزید وضاحت کی کہ شکایت موصول ہوتے ہی فوری جانچ پڑتال کی جائے گی اور قصوروار دکانداروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ضلع کے کچھ علاقوں سے ابھی بھی اگست ماہ کے اناج کی فراہمی نہ ہونے کی شکایات موصول ہوئی ہیں، اس لیے انتظامیہ نے اس معاملے پر کڑی نگرانی اور فوری کارروائی کا عندیہ دیا ہے۔ چندر کانت شیلکے سر، تحصیلدار بیڑ ٹیلی فون نمبر: 9595185454---اشفاق انعامدار کی فوری مداخلتشہر میں شِدھا کارڈ ہولڈرز نے اگست ماہ کے سستے اناج کی بروقت فراہمی نہ ہونے کی شکایت کی تھی۔ شہریوں کی اس مشکل کو سابق رکنِ بلدیہ، اشفاق انامدار نے فوراً محسوس کیا۔ انہوں نے براہِ راست تحصیلدار بیڑ سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا، اور چند ہی گھنٹوں میں کارروائی تیز ہوگئی اور اناج کی تقسیم کا راستہ کھل گیا۔ انامدار نے اس موقع پر کہا، "شہریوں کی مشکلات حل کرنا میرا فرض ہے۔ شِدھا کارڈ ہولڈرز کے ساتھ کسی قسم کا زیادتی نہیں ہونے دوں گا۔" ٹیلی فون نمبر: 9822360206

عطیہ خون کیمپ: بیڑ میں عید میلاد النبی کے موقع پر عوام کی پر جوش شرکت

بیڑ (نمائندہ) عید میلاد النبی کے موقع پر سماجی سرگرمیوں کے تحت بیڑ شہر کے بشیر گنج چوک میں عطیہ خون کا کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر کئی شہریوں نے خون دے کر کیمپ کو پر جوش حمایت دی، جبکہ متعدد معزز شخصیات نے بھی خون دیا۔ دنیا کو بھائی چارے اور امن کا پیغام دینے والے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو عیدِ میلاد النبی کے طور پر منائی جاتی ہے۔ اسی مناسبت سے بشیر گنج، معین ماسٹر صاحب کے دفتر کے احاطے میں یہ کیمپ منعقد کیا گیا، جس کا افتتاح وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی نے کیا۔ اس موقع پر فاروق پٹیل، معین ماسٹر، شکیل خان، سوشیلا مورالے، اشفاق انعامدار، برکت پٹھان، محبت خان، رفیق نایاب، الیاس بلڈر، علیم پٹیل، غلام ثاقب، تحصیلدار چندر کانت شیرکے، خلیل بھائی، قمر بھائی، پولیس انسپکٹر شیتل کمار بلاڑ۔ شہر کے علماء کرام، تمام پارٹیوں کے قائدین، تاجروں اور سماجی کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔ کیمپ میں خون جمع کرنے کا عمل سٹی بلڈ بینک کے ڈاکٹروں اور عملے نے انجام دیا۔

قدرت کا پیغام: اتحاد اور ہمدردی

سید فاروق احمد قادری، بیڑ

(سید فاروق قادری بیڑ کے اولین صحافیوں میں سے ہیں 1970 اور 80 کے دھے میں وہ روزنامہ اردو ٹائمز کے سر گرم نمائندے تھے بعد میں سرکاری ملازمت میں رجوع ہو گئے و ضلع پریشد کے محکمہ تعلیمات میں بحثیت ڈسک آفسیر کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد انہوں نے قلم کو پھر سے تھام لیا ہے حالیہ مضمون دعوت فکر دیتا ہے)

ہم ابھی ممبئی میں موسلا دھار بارش اور طوفان کے اثرات سے سنبھلے بھی نہیں تھے کہ قدرت نے ایک اور بڑا پیغام دے دیا۔ ہندوستان کے مختلف حصے دہلی، پنجاب، گجرات، اور کئی دوسری ریاستیں شدید بارش اور طوفانی ہواؤں سے متاثر ہو کر تباہی کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ سرحد کے اُس پار پاکستان بھی اسی آزمائش سے گزر رہا ہے۔ قدرت گویا ایک ہی وقت میں دونوں ملکوں کو ایک ہی مصیبت میں ڈال کر یہ سبق دے رہی ہے کہ یہ زمین، یہ آسمان، یہ ہوا اور یہ بارش کسی ایک قوم یا مذہب کے لیے مخصوص نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔ پنجاب نے ہمیشہ ہندوستان کی معیشت اور عوام کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ 1972 کے قحط کے دوران، جب کئی ریاستیں اناج اور پانی کی کمی کا شکار تھیں، پنجاب نے ہر وقت دیش کی خدمت کی۔ آج جب یہی ریاست شدید طوفان اور بارش کے اثرات سے دوچار ہے، سیاسی باتوں میں الجھے لوگ اپنی ذمہ داری سے کنارہ کش ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے بڑھتے ہوئے طوفان کے دوران ساتھ دیا اور کھانے پینے کی اشیاء، دوائیوں اور رہائش کے انتظامات کیے۔ پنجاب میں حالیہ سیلاب کی صورتحال: پنجاب میں حالیہ سیلاب کو پچھلے پچاس سالوں میں سب سے شدید سیلاب قرار دیا جا رہا ہے۔ تقریباً 998,1 گاؤں متاثر ہوئے ہیں، جن میں 87.3 لاکھ افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ 46 افراد کی موت واقع ہوئی ہے اور 75.1 لاکھ ہیکٹر زرعی اراضی کو نقصان پہنچا ہے۔ 854,22 افراد کو بچایا گیا ہے اور 219 ریلیف کیمپ قائم کیے گئے ہیں، جن میں 131,6 افراد پناہ گزین ہیں۔ ریلیف آپریشنز میں NDRF24 ٹیمیں، 24 فوجی کالم، 30 سے زائد ہیلی کاپٹر، اور 144 ریاستی کشتیوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی امدادی خدمات: مساجد اور مدارس نے تقریباً 3 لاکھ متاثرین کو پناہ دی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کھانا فراہم کیا ہے۔ مدارس نے ٹرکوں کے ذریعے امدادی سامان روانہ کیا ہے، جس میں کھانا، دوائیں، اور دیگر ضروری اشیاء شامل ہیں۔ سوشل میڈیا پر مسلمانوں کی امدادی سرگرمیوں کی تصاویر اور ویڈیوز شیئر کی جا رہی ہیں، جو انسانیت کی خدمت کی مثال پیش کرتی ہیں۔ سیاسی اور سماجی تناظر: حکومت کی جانب سے امدادی کاموں میں تاخیر اور ناکافی وسائل کی فراہمی پر تنقید کی جا رہی ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں میں مسلمانوں کی خدمات نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور انسانیت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اللہ کی قدرت اور انسانیت کا پیغام: اللہ کی قدرت دیکھیں کہ جس سیاست نے ہمیں بانٹنے کی کوشش کی، اسی طوفان نے ہمیں جوڑ دیا۔ آج قدرت ہمیں کہہ رہی ہے: مل جل کر رہو، ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھو، کیونکہ مصیبت مذہب نہیں دیکھتی، صرف انسانیت دیکھتی ہے۔" یہ وقت ہے کہ ہم مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ انسانیت کی بنیاد پر ایک ہو کر کام کریں۔ یہی حقیقی اسلام اور یہی حقیقی انسانیت ہے۔

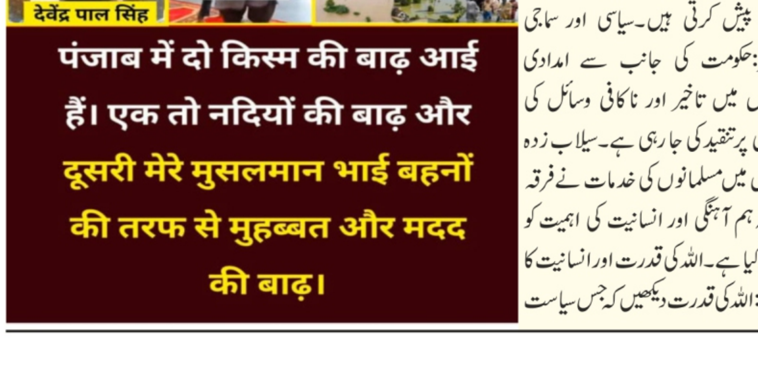

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

راہل کی عاشقی سے ایم سی سٹین کی بندوق تک سنسنی اور جھگڑوں سے بھرپور شو 'بگ باس' دو دہائیوں میں کیسے تبدیل ہوا؟

بہ شکریہ بی بی سی اردو

معروف بالی وڈ سٹار سلمان خان کی میزبانی میں انڈیا کے معروف رئیلیٹی شو 'بگ باس' کا 19واں سیزن شروع ہو گیا ہے۔ شو میں حصہ لینے والوں میں کامیڈین پرنیت مور، یوٹیوبر مردل تیواری، سوشل میڈیا انفلوئنسر تانیا متل اور نغمہ میرا اجکر شامل ہیں۔ ٹی وی سٹار گورو کھنہ بھی اس نئے گھر میں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ فلموں اور ٹی وی میں کام کرنے والی کنیکا سدانند، 21 سالہ اشنور کور اور بھوجپوری فلم سٹار نیلم گری بھی ہیں۔ شو شروع ہوتے ہی لڑائی جھگڑے بھی شروع ہو گئے۔ شو میں شریک بصیر علی نے تانیا کو 'برین لیس' قرار دیا جبکہ ذیشان قادری نے دال کے پیالے پر ہونے والی لڑائی پر گورو کھنہ کو 'سب سے بڑا جاہل' قرار دیا۔

سنہ 2006 میں شروع ہونے والے اس رئیلیٹی شو میں گذشتہ 19 سال میں بہت کچھ بدل چکا ہے۔

انفلوئنسرز کے جلوے

بگ باس کے پچھلے کئی سیزن کے فاتح یا شرکا سوشل میڈیا انفلوئنسرز، ڈیجیٹل مواد کے تخلیق کار، یوٹیوبرز اور ریپ آرٹسٹ رہے ہیں۔ سنہ 2023 کے فاتح ایم سی سٹین کی مثال لے لیں۔ وہ ایک 23 سالہ ریپر ہیں جو کچی بستی کی تنگ گلیوں میں پلے بڑھے اور انڈیا کا سب سے مشہور رئیلیٹی شو جیت گئے۔

ایم سی سٹین سنہ 2006 میں بگ باس کے پہلے سیزن کے فاتح فلمی اداکار راہل رائے کے 'لوور بوائے' امیج سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ شو بدلتے ہوئے انڈیا کی تصویر کشی کرتا نظر آ رہا ہے، جہاں ڈیجیٹل انڈیا میں شہرت کے اصول تیزی سے بدل رہے ہیں۔

راہل کی 'عاشقی' سے ایم سی سٹین کی 'بندوق' تک

لوگوں نے راہل رائے کو سنہ 1990 کی فلم 'عاشقی' میں دیکھا تھا۔ دوسری طرف ریپر ایم سی سٹین کے انداز کچھ مختلف ہی نظر آتے ہیں خاص کر کے جب وہ گاتے ہیں کہ 'تو نے صبح اٹھ کر سن دیکھا، میں نے صبح اٹھ کر گن دیکھا' ایم سی سٹین اپنے کچھ گانوں کی وجہ سے بھی تنازعات میں رہے ہیں لیکن بگ باس تنازعات کے لیے جانا جاتا ہے۔ ایسا ہی سفر یوٹیوبر ایلوش یادو کا رہا، جو بگ باس او ٹی ٹی کے فاتح رہے۔

ایلوش نے بگ باس میں کئی غیر مہذب تبصرے کیے، میزبان سلمان کی جانب سے انھیں ڈانٹ پڑی اور ایلوش نے معافی مانگ لی۔ ایلوش کے مداحوں نے سلمان کو سخت ٹرول کیا اور پھر بھی ایلوش جیت گئے۔

بگ باس او ٹی ٹی کے اس سیزن میں ٹاپ تھری میں پہنچنے والے تینوں شرکا سوشل میڈیا انفلوئنسرز ہی تھے۔

بگ باس کے ابتدائی سیزن میں راہل رائے، شویتا تیواری، کشمیرا شاہ، راکھی ساونت، روی کشن جیسے فلمی اور ٹی وی ستاروں کا راج رہا لیکن اب صورتحال بدل رہی ہے۔

سینیئر فلم اور ٹی وی نقاد رامچندرن سری نواسن کہتے ہیں کہ 'چھوٹے شہروں میں رہنے والے نوجوان اب جانتے ہیں کہ ڈیجیٹل سٹار بن کر، وہ اپنے ذاتی برانڈ کو مقبولیت اور پیسے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ انھیں ٹی وی یا فلموں کی ضرورت نہیں۔ بگ باس نے خود کو اس بدلتی حقیقت کے مطابق ڈھال لیا۔'

بگ باس میں متنازع چہروں کا رجحان

سنہ 2010 تک شو کا موڈ تھوڑا بدلنے لگا۔ صرف مشہور چہرے ہی نہیں بلکہ کمال آر خان اور ڈولی بندرا جیسے متنازع چہرے بھی بگ باس میں نظر آنے لگے۔

سیزن 15 میں ابھیجیت بیچکولے جو بگ باس مراٹھی کا حصہ تھے، نے خواتین پر نازیبا تبصرے کیے تھے۔

اب اس شو کے لیے صرف تفریح کافی نہیں تھی، کچھ سنسنی اور سکینڈل بھی درکار تھے۔

رامچندرن سری نواسن کا کہنا ہے کہ 'سوشل میڈیا لوگوں کی جانب سے گالی گلوچ، ٹرولنگ اور ذاتی حملوں سے بھرا ہوا ہے۔ بگ باس میں اب ہم جو گالی گلوچ اور زبان دیکھ رہے ہیں وہ اس بدلتے معاشرے کی عکاس ہے۔ ایسے مقابلہ کرنے والے ہی بگ باس جیتتے ہیں۔'

'اگر ہم راہل رائے کے دور کی بات کریں تو مشہور شخصیات سے ایک خاص قسم کے نرم رویے کی توقع کی جاتی تھی لیکن آج کا ماحول 'حقیقی' ہونے پر مرکوز ہے اور حقیقی کو اکثر فلٹر کے بغیر استعمال ہونے والی غلط زبان سمجھا جاتا ہے۔'

جب ڈیجیٹل دنیا کے لوگ سیلیبریٹیز میں شمار ہونے لگے

بگ باس نے سیزن 13 کے بعد ایک زبردست تبدیلی دیکھی، جب ڈیجیٹل دنیا کے لوگ سیلبریٹیز میں شمار ہونے لگے۔

بگ باس میں شرکت کرنے والی شہناز گل، منور فاروقی، ایلوش یش ٹیگ کی دنیا کے بادشاہ تھے۔ لوگوں کو ایم سی سٹین کا 'جیسے کو تیسا' کہنے کا انداز پسند آیا۔ لوگوں کو ان کے 'حق سے' اور 'فیل یو برو' جیسے جملے پسند آئے۔ ڈیجیٹل دنیا میں ان فقروں کو راتوں رات وائرل ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔

بگ باس کی سابق امیدوار چُم درانگ نے بی بی سی سے اس شو سے حاصل ہونے والی زبردست مقبولیت کے بارے میں بات کی۔

انھوں نے کہا کہ 'میں نے بدھائی دو اور گنگوبائی کاٹھیاواڑی جیسی ہٹ فلموں میں کام کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ ان کے بعد لوگ مجھے پہچان لیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بگ باس نے سب کچھ بدل دیا۔ اب جب میں کہیں جاتی ہوں تو لوگ مجھے پہچانتے ہیں۔'

بگ باس جیسے شوز ہٹ کیوں ہوتے ہیں؟

ڈاکٹر نشا کھنہ ایک ماہر نفسیات ہیں اور رئیلیٹی شوز میں بطور معالج کام کر چکی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'آج کا نوجوان غیر فلٹر شدہ مواد سے متاثر ہے، جس میں تنازع اور جارحیت ہے۔ وہ وائرل ہونا چاہتے ہیں، وہ فوری طور پر مشہور ہونا چاہتے ہیں۔ وہ پرانے عقائد کو بھی چیلنج کرنا چاہتے ہیں۔'

'انھیں لگتا ہے کہ بگ باس میں ہونے والی لڑائیاں اور گالی گلوچ بغیر کسی دکھاوے کے ہیں اور حقیقی ہیں۔'

بگ باس کی پروڈکشن ٹیم کا حصہ رہنے والے ایک شخص نے بی بی سی کے نامہ نگار وکاس ترویدی کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ 'عوام کو صرف وہی دکھایا جاتا ہے جو وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ گالی گلوچ، لڑائی، محبت، کچھ بھی من گھڑت نہیں۔ مقابلہ کرنے والے جانتے ہیں کہ عوام کیا پسند کرتے ہیں۔ 24 گھنٹے کی ریکارڈنگ سے ایک گھنٹے کی قسط کو نشر کیا جاتا ہے۔ تو صرف اتنا دکھایا جاتا ہے۔'

بگ باس نے تصویر بدل دی

بگ باس میں پیش کی جانے والی سنسنی، تنازع اور ڈرامے نے کئی سٹارز کو نئی پہچان بھی دی۔ بگ باس 17 کے فاتح منور فاروقی کو ایک کامیڈی شو کے بعد سنہ 2021 میں جیل کی سزا بھگتنی پڑی تھی لیکن رئیلیٹی شو کے ذریعے منور نے اپنی شبیہ کو مکمل طور پر بدل دیا۔ جب منور بگ باس سے باہر آئے تو وہ مذہبی تنازعات میں گھرے کامیڈین نہیں تھے۔ جیت کے بعد ممبئی کے قریب ڈونگری کی تنگ گلیوں میں ان کے استقبال کے لیے بڑے ہجوم دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔

بہت سے لوگوں نے یہ سوال بھی پوچھا کہ ایک رئیلیٹی شو سٹار کے لیے اتنی بھیڑ؟

منور نے وہ زندگی دیکھی، جہاں ان کی ماں نے ان کے بچپن میں ہی خودکشی کر لی تھی اور ان کے والد نے سنہ 2002 کے فسادات دیکھے تھے۔ بگ باس میں منور کی جیت کے بعد ماہر سیاسیات عاصم علی نے بی بی سی کو بتایا کہ 'نوجوان خود کو منور جیسی مشہور شخصیات میں دیکھتے ہیں، وہ ان میں اپنی جدوجہد اور امیدیں دیکھتے ہیں۔'

بگ باس، فوری شہرت اور معاشرہ

بگ باس میں راہل رائے سے منور فاروقی تک کا سفر صرف 2006 سے 2025 تک کا سفر نہیں۔ اب یہ شو صرف برسوں کے کریئر کی بنیاد پر یہاں تک پہنچنے کی کہانی نہیں بلکہ یہ فوری شہرت کی بھی کہانی ہے۔ اب یہ شو انڈیا کا سفر بھی ہے جو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ساتھ وائرل ہو رہا ہے اور ایک ہی ویڈیو سے ٹرول اور شکست سے دوچار ہو رہا ہے۔ بگ باس کے بہت سے ناظرین کے لیے یہ شو تفریح سے بھرپور ہے اور اس کے جیتنے والے ہیرو ہیں جن میں لوگ خود کو دیکھتے ہیں۔

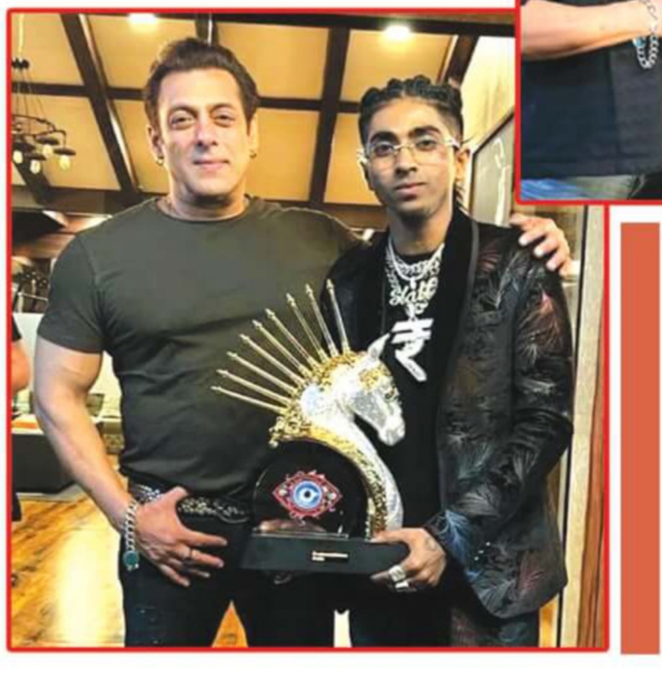

ناکام اداکاروں کو بار بار موقع کیوں دیا جاتا: زرین خان

بالی ووڈ اداکارہ زرین خان نے حال ہی میں کرن جوہر جیسے پروڈیوسرز پر سوال اٹھائے ہیں کہ آخر کیوں وہ ایسے اداکاروں کو بار بار متعارف کرتے ہیں جو اپنی صلاحیت ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ان کے مطابق جب ان اداکاروں کو لگاتار مواقع ملتے رہتے ہیں تو انہیں اپنی کارکردگی بہتر بنانے کی کوئی تحریک نہیں ملتی۔ زرین خان نے فرحیدون شہریار کے یوٹیوب چینل پر گفتگو کرتے ہوئے ابراہیم علی خان کی پہلی فلم نادانیاں کو فضول قرار دیا۔ انہوں نے کہا جب ہم ابراہیم کی نادانیاں کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو معاف کیجیے، یہ بالکل ہی ایک ہلکی پھلکی، غیر سنجیدہ فلم لگتی ہے۔ اس میں آپ کتنی ہی اداکاری دکھا سکتے ہیں؟ میں نے ان کی دوسری فلم سر زمین نہیں دیکھی، وہ زیادہ سنجیدہ لگ رہی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں وہ کچھ بہتر ہیں۔ شاید انہیں ایک ایسے ڈائریکٹر کی ضرورت ہے جو انہیں صحیح رہنمائی دے۔ جیسا کہ میں نے دیپکا کے بارے میں بھی سنا ہے کہ جب وہ انڈسٹری میں آئیں تو بالکل ان پالشڈ تھیں، لیکن سنجے لیلا بھنسالی نے انہیں نکھارا۔ زرین نے مزید کہا کہ نوجوان ڈائریکٹرز جن کا ابھی تک خاطر خواہ کیریئر نہیں بنا ہوتا، اکثر اسٹار کڈز یا بڑے پروڈکشن ہاؤسز کے پسندیدہ اداکاروں کو کاسٹ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ انہیں ڈر رہتا ہے کہ کہیں وہ فلم ہی ہاتھ سے نہ کھو بیٹھیں۔

'ڈان تھری' میں امیتابھ بچن شاہ رخ خان اور رنویر سنگھ ایک ساتھ

فرحان اختر کی ہدایتکاری میں بننے والی مشہور فلم سیریز 'ڈان' کے تیسرے پارٹ کے حوالے سے کئی دنوں سے قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ مرکزی کردار رنویر سنگھ ادا کر رہے ہیں۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق اس دوران یہ خبریں بھی سامنے آئی ہیں کہ کیارا اڈوانی اور وکرانت میسی فلم سے الگ ہو گئے ہیں جبکہ کرتی سینن کو بطور ہیروئن کاسٹ کر لیا گیا ہے۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق 1978 میں ریلیز ہونے والی 'ڈان' کے مرکزی کردار امیتابھ بچن، اور 2006 اور 2011 میں ریلیز ہونے والی 'ڈان' اور 'ڈان ٹو' میں مرکزی کردار ادا کرنے والے شاہ رخ خان کو بھی 'ڈان تھری' میں شامل کیا گیا ہے۔ انڈیا ٹوڈے کے مطابق امیتابھ بچن اور شاہ رخ خان دونوں اس پیشکش پر غور کر رہے ہیں تاہم دونوں اداکاروں کی جانب سے ابھی تک باضابطہ کوئی تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔

والد کا عروج دونوں بہنوں کو برداشت نہیں تھا: شاہد رفیع

موسیقی کی دنیا کے بے تاج بادشاہ اور عالمی شہرت یافتہ بھارتی گلوکار محمد رفیع کے بیٹے نے بالی ووڈ انڈسٹری میں شہرت کے بھوکوں کے حسد، جلن اور سازشوں کو بے نقاب کر دیا۔ مایہ ناز گلوکار محمد رفیع کے بیٹے شاہد رفیع نے انکشاف کیا کہ لتا منگیشکر اور آشا بھوسلے ان کے والد کی کامیابی کو ہضم نہ کر سکیں۔ بھارتی میڈیا کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انھوں نے بتایا کہ میرے والد کے ہم عصر گلوکاروں کے ساتھ بہترین تعلقات تھے لیکن لتا جی اور آشا جی ہمیشہ خائف رہتی تھیں۔ محمد رفیع کے بیٹے نے مزید کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ لتا منگیشکر اور آشا بھوسلے کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ لوگ محمد رفیع کو نمبر ون کیوں قرار دیتے تھے۔ انھوں نے مزید دعویٰ کیا کہ لتا منگیشکر نے کئی مواقع پر محمد رفیع کے خلاف رویہ اپنایا۔ اصل میں وہ خود غیر محفوظ محسوس کرتی تھیں۔ "محمد رفیع کے بیٹے نے آشا بھوسلے کے ایک پرانے تبصرے کا حوالہ بھی دیا، جس میں گلوکارہ نے کہا تھا کہ رفیع میں گانے کی وسعت کی کمی ہے۔ شاہد رفیع نے یہ الزام بھی لگایا کہ گنیز ورلڈ ریکارڈ جو پہلے میرے والد (محمد رفیع) کے نام تھا، اسے لتا منگیشکر کو منتقل کروایا گیا لیکن والد نے کبھی کوئی تنازع کھڑا نہیں کیا۔ یاد رہے کہ محمد رفیع بھارتی موسیقی کے سب سے بڑے اور ورسٹائل گلوکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جنہوں نے 7 ہزار سے زائد نغمے گائے جن میں فلمی گیت، غزلیں، بھجن، قوالیاں اور رومانٹک گانے شامل ہیں۔ ایس ڈی برمن، نوشاد اور آر ڈی برمن جیسے نامور موسیقاروں کے ساتھ ان کے گیت آج بھی سننے والوں کو مسحور کر دیتے ہیں۔ محمد رفیع کا انتقال 1980 میں محض 55 برس کی عمر میں ہوا لیکن ان کی آواز آج بھی مداحوں کے دلوں میں زندہ ہے۔

فلم "وائس آف ہند رجب" غزہ میں مبنی ۶ سالہ بچی کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانی

وینس، اٹلی: جنوری 2024 میں غزہ شہر میں گولیوں سے چھلنی کار کے اندر پھنسی ایک 6 سالہ بچی نے لوگوں سے التجا کی کہ وہ اسے بچائیں۔ پہلی ایمبولینس سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ ہند رجب اور اس کے خاندان کے پانچ افراد اور دو طبیب 12 دن بعد مردہ پائے گئے۔ اس کہانی کا اثر یہ ہوا کہ، اس کال میں ہند کی آواز کا آڈیو، بڑے پیمانے پر متاثر کن گانوں، احتجاجی تحریکوں میں استعمال ہونے کے بعد اب تیونس کے فلم ساز کاؤتھر بین ہانیہ کی ایک فلم بن گیا ہے۔ بدھ کو وینس فلم فیسٹیول میں "وائس آف ہند رجب" کو اسکرین کیا گیا۔ یہ اسرائیل اور حماس جنگ میں مدد کے لیے آواز لگانے والی ایک بچی کی آواز پر مبنی دستاویزی فلم ہے۔ فلم میں فلسطینی بچی ہند رجب کی کال کے حقیقی آڈیو کا استعمال کیا گیا ہے، جبکہ اس میں جو اداکار ہیں وہ ہند کی کال کے پہلے جواب دینے والوں کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ بین ہانیہ نے بتایا، جب آپ ہند رجب کی آواز سنتے ہیں تو آپ ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے آپ لاچار ہیں۔ جس گاڑی سے ہند رجب مدد کی آواز لگا رہی تھی اسی گاڑی میں اس کی کزن لایان بھی موجود تھی۔ اس نے خاندان کے افراد کو بتایا تھا کہ اسرائیلی فورسز ان پر فائرنگ کر رہی تھیں، اس سے پہلے کہ وہ مارے جائیں۔ ہلال احمر نے کہا کہ اسرائیلی فوجیوں نے اس کی ایمبولینس پر فائرنگ کی۔ تبصرے کے لیے پوچھے جانے پر، فوج نے بنا کوئی وضاحت دیے کہا کہ، اس واقعے کا ابھی بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ریڈ کریسنٹ کے اپنے طبی ماہرین اور ہند سے رابطہ منقطع ہونے کے 12 دن بعد سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر شیئر کی گئی آڈیو کو سن کر، بین ہانیہ نے کہا کہ انہیں ایسا محسوس ہوا کہ انہیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ اس معصوم آواز کی مدد کر سکیں۔ بین ہانیہ نے کہا کہ مجھے ایسا لگا جیسے وہ مجھ سے اسے بچانے کے لیے کہہ رہی ہے۔

شاہ رخ خان 'دی کنگ' میں جان وِک طرز کا ایکشن کریں گے؟

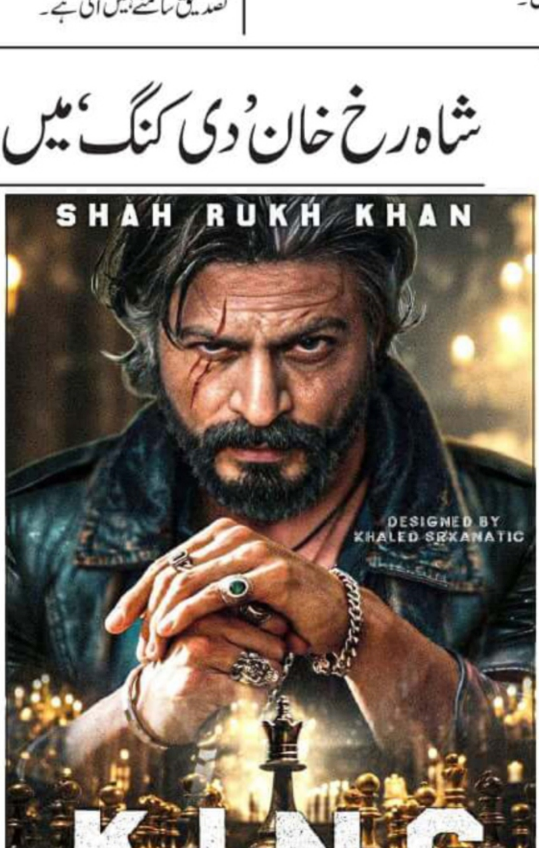

بالی ووڈ سوپر اسٹار شاہ رخ خان فلم 'دی کنگ' میں امریکن میڈیا فرنچائز 'جان وِک' طرز کا ایکشن کریں گے۔ شاہ رخ نے ہاتھ میں چوٹ لگنے کے بعد فی الحال اپنی فلم 'دی کنگ' کی شوٹنگ سے مختصر وقفہ لیا ہے۔ مکمل صحت یاب ہونے کے بعد وہ فلم بندی دوبارہ شروع کریں گے۔ دریں اثناء ہدایت کار سدھارتھ آنند اس پراجکٹ کے بارے میں جوش و خروش برقرار رکھنے کیلئے اپنا رول ادا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے انسٹاگرام پر ایک اسٹوری شیئر کی جس نے فوری طور پر مداحوں کی توجہ حاصل کر لی۔ اس پوسٹ میں سدھارتھ ایک ہوڈی پہنے ہوئے نظر آئے جس پر ایک بڑا سرخ تاج نمایاں تھا، اور پس منظر میں جان وِک کا میوزک چل رہا تھا۔ یہ چھوٹا سا اشارہ ہی سوشل میڈیا پر ہنگامہ برپا کرنے کیلئے کافی ہو گیا، اور بہت سے لوگ یہ قیاس آرائی کر رہے ہیں کہ 'دی کنگ' میں جان وِک فرنچائز سے متاثر ایکشن سیکوینس ہو سکتے ہیں۔ اب مداحوں کو امید ہے کہ فلم میں جان وِک طرز کے دھماکو سین ہو سکتے ہیں، جس میں فائٹ سین اور شاندار گن فائٹ کوریوگرافی شامل ہو گی۔ اس اشارے نے جوش و خروش کو مزید بڑھا دیا ہے، اور ناظرین یہ دیکھنے کیلئے بے تاب ہیں کہ سدھارتھ آنند اور ایس آر کے 'دی کنگ' کے ساتھ بالی ووڈ ایکشن میں کس طرح نئی جان ڈالتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ بالی ووڈ سے متاثر ہندوستانی فلمیں باکس آفس پر اچھی کارکردگی نہیں دکھاتی ہیں۔ ایک صارف نے تبصرہ کیا، "یہ صرف فلم کا لوگو بھی ہو سکتا ہے، میں نے گوگل لینس سے یہ ہوڈی ڈھونڈنے کی کوشش کی، لیکن مجھے ملی نہیں۔" ایک صارف نے ردعمل ظاہر کیا، "بالی ووڈ سے متاثر ایکشن فلمیں اب بھارت یا بیرون ملک میں اچھی کارکردگی نہیں دکھاتی ہیں۔ ہم نے اسے ٹائیگر۔ 3 اور وار۔ 2 سمیت کئی نئی فلموں میں دیکھا ہے۔ لہٰذا 'دی کنگ' کی بہتر کارکردگی غیر یقینی سمجھی جا رہی ہے اور اس کے فلاپ ہونے کا امکان ہے۔" فلم 'دی کنگ' میں شاہ رخ خان اور سوپر اسٹار کی بیٹی سہانا خان مرکزی کرداروں میں ہیں۔ اس میں ابھیشیک بچن، ابھے ورما، اور دیپیکا پڈوکون بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔

لوکا ۳۰ کروڑ کے بجٹ کی فلم نے ہفتے میں ۱۰۰ کروڑ کا بزنس کیا

ساؤتھ سینما سے ریلیز ہونے والی خاتون سپر ہیرو فلم لوکا نے دنیا بھر کے باکس آفس پر دھوم مچا دی ہے۔ لوکا نے باکس آفس پر صرف ایک ہفتے میں 100 کروڑ روپے کما کر بڑے فلمسازوں کو مخمصے میں ڈال دیا ہے۔ ملیالم فلم لوکا 28 اگست کو ریلیز ہوئی تھی اور آج 4 اگست کو ریلیز کے آٹھویں دن چل رہی ہے۔ فلم نے ان آٹھ دنوں میں 100 کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی لوکا جنوبی سینما کی پہلی خواتین پر مبنی 100 کروڑ بزنس کرنے والی فلم بن گئی ہے۔ اس فہرست میں فلم نے ساؤتھ کی بڑی ہیروئنوں کی فلموں کو بھی شکست دی ہے۔ اب فلم لوکا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر اس کا ہندی ورژن آج 4 ستمبر کو ریلیز کر دیا گیا ہے اور فلم کا ہندی ٹریلر بھی سامنے آ گیا ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

امید... صرف اللہ

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

جب تک انسان کا عرصہ حیات زمین پر رہتا ہے، جب تک سکرات شروع نہیں ہو جاتا اُس وقت تک ہر بندہ ہر انسان آزمائش کی زد میں رہتا ہے اور اس وقت تک ہر انسان کی امید اور خوف ملی جلی رہتی ہے، انسان کی زندگی کا کوئی وقفہ ایسا نہیں ہے جو آزمائش سے خالی ہوتا ہے۔ جب ہم اپنی خارجی باتوں کو دیکھتے ہیں۔ نماز کی ادائیگی، قرآن کا پڑھنا، جب ہم نے عبادات کا کوئی رنگ اپنے ظاہر پر مسلط کر لیا، مگر یہ یقین دھانی نہیں ہے۔ ادھر قرآن میں اللہ فرما رہے ہیں۔ سورہ الانعام آیت نمبر ۱۲۰/ " وذروا ظاهر الاثم وباطنه " بچو ظاہری غلطیوں سے بھی اور باطنی غلطیوں سے بھی غلطیوں کی بہت ساری نوعیت ہوتی ہے۔

ہم اس گمان میں رہتے ہے، نماز، روزہ اور دیگر دینی احکام وارکان کی ادائیگی کے بعد ہم نے اپنی نجات کا

سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔۔۔۔۔۔ ہاں کر تو لیا۔۔۔۔۔ مگر رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث مبارک ہے، جو مسلسل اور تواتر ہے۔ بخاری شریف میں درج ہے۔ "انما الاعمال بالنیات" ہر عمل نیت کی وجہ سے ہے عین ممکن ہے کہ ایک نیت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ساری زندگی کے اعمال ہی غارت ہو جائیں، ایک مشہور محاورہ ہے، "نیکی کر دریا میں ڈال" ساری اچھائیاں کرنی اور کرنی اپنی ذات کے لئے صلے کے لیے کرنی اور اس طلب میں رہنا کہ کہیں سے کوئی اس کی تعریف وتوصیف میں منہ کھولے گا کہ کوئی اچھا کام ہوا اور لوگ اُس کی تعریف کریں تو اس سے بڑا کیا ظلم ہو سکتا ہے، ایک بہترین شے کو ضائع کر دینا وہ چیز جو نجات کو باعث ہے اپنے ہاتھوں سے اسے غارت کر رہے ہوتے ہیں، ان خامیوں کا محاصرہ اشد ضروری ہے چیزوں کی نزاکت یہ بتاتی ہے، نیت اور اعمال کو متوازن رکھنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے سب سے بڑا وصف یہ کہا گیا ہے۔ جب کوئی کام کرنے لگیں تو کچھ وقت کے لیے یا کچھ منٹ کے لئے ٹھر کے یہ سوچ لے یہ کام کس کے لیے کر رہے ہیں، خدا کے لیے کر رہے ہیں، توجہات کے لئے کر رہے ہیں، یا شہرت کے لئے یا عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ساری زندگی اعمالِ خیر میں گزارنے کے بعد سیدھے جہنم رسید ہو جائیں، مسلم کی حدیث ہے جب قیامت کا دن ہوگا فرشتے بہت سارے نیک لوگوں کو جنت میں لے جا رہے ہوں گے تو بالائے کائنات سے آواز آئے گی اے فرشتو ان سب بزرگانِ ملت کو جہنم میں پھنک دو تو فرشتے چونک جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے ہم نے تو صرف ان کی نیکیاں گنی ہے اور جملہ یہ استعمال ہوا ہے کہ ان کی نیکیاں لکھ لکھ کر ہمارے رجسٹر ختم ہو گئے ہیں جو آپ نے ہمیں ان کی اچھائیاں لکھنے کے لیے دیئے تھے، اور اب آپ کہے رہے ہو کہ دن کو جہنم میں پھینک دو تو اللہ فرمائے گئے۔

میرا اور میرے بندے کا ایک معاملہ ہیں۔ اور وہ ہے اخلاص ۔۔۔۔۔ اگر اخلاص نہیں تو سمجھو اعمال ضائع اور سب مفت میں گنوا دیا، ایک جعلی نوٹ جو اللہ کے سامنے نہیں چل سکا دنیا میں چل جائے مگر خالق کائنات کے حضور نہیں چلے گا ہر سطح پر کوئی نہ کوئی آزمائش، کوئی نہ کوئی فیصلہ، کوئی نہ کوئی حساب ضرور ہے، بظاہر ہمارے لئے خوف کا بہت سارا سماں ہے۔ اور ایسا لگتا ہے جنت بہت مشکل ہے اور دوزخ بہت آسان، اللہ کا دلوں سے اُٹھ جانا نہ امیدی کی علامت ہے یہی ناامیدی انہیں قتل کر دیتی ہے، انسان اس لئے خودکشی کرتا ہے جب ذہن یہ حساب کرنا شروع کر دیتا ہے، گھر کے کرائے کے پیشے ادا کرنے کے لئے نہیں ہے، بچوں کے لیے دودھ کے پیشے نہیں ہے، کوئی ملکیتیں پاس نہیں ہے۔

اس لئے جینے سے مر جانا بہتر ہے، تو مایوسی موت کو چلی جاتی ہے، خوف کو چلی گئیں اگر اس طرح زندہ رہوں تو زندگی کی بلا میں گرفتار رہوں گا ہمیشہ آزردگی کی حالت میں رہوں گا۔ اب جان چھڑاؤ کل بھی مرنا ہے تو آج ہی جان چھڑاؤ، تاہم دوسری طرف کوئی انسان اس امید پر زندہ ہوتا ہے، کہ میرا رب موجود ہے، میرا آقا موجود ہے جب بھی اس قسم کی گردش آئے گی اسے پکاروں گا وہ کچھ نہ کچھ ضرور عطاء کرئے گا۔ زندہ رہنے کے لئے جواز دے دے گا۔ کوئی قیام دے دے گا۔ اسی لیے خودکشی مسلمانوں پر حرام کی گئی ہے۔

غیر مسلم کا معاملہ دیگر ہے، کیونکہ قرآن کہتا ہے۔ سورہ محمد آیت نمبر ۱۱/ ۔ لا مولیٰ لھم "اس کا تو کوئی آقا ہی نہیں، کوئی کارساز نہیں، اس کے تو کوئی مولیٰ نہیں، کوئی خدا ہی نہیں، یہ ہے خدا کی محبت۔ پھر احسان کرو تا کہ خدا ہم سے محبت کرے کتنا آسان نسخہ ہے کسی غریب پر کردو، کسی ضرورت مند پر کر دو، اپنا پیٹ تھوڑا سا کاٹ لو ان کی فلاح وبہبود کے لئے خدا ہم سے محبت کرے گا ذرا سا احسان کے بدلے بھی اللہ بے تحاشہ محبت کرتا ہے، اہل یقین پر آزمائش آتی ہے، اور جو یقین نہیں رکھتے ان پر عذاب آتے ہیں۔ یہ سب تخلیقات اللہ کی ہے۔ وہ پورا پورا تصروف رکھتا ہے۔ تھوڑی سی زندگی میں بہت بڑا کام کرنا ہے صلہ اللہ پر چھوڑ دے، دورء حاظر میں پستی فکر، جہالت اور ملا کی کساد بازاری نے اسلام کو ذہنی اور فکری ترجیح کی بجائے ایک عملی ورزش بنا دیا ہے، اللہ کے بندے ناپید، ملائیت کے چوزے بے شمار، قران مجالس مرگ کی رونق اور قران فہمی اسیر مکر نفس، خراب کار، مولویوں کا ہجوم مثل مشروم اور عالم الہیات سے اہل جہاں محروم لوح طلسم کائنات تو قرآن ہے، ایک ہی کتاب جس کے بعد کوئی سوال نہیں رہتا۔ ہر امید اللہ سے وابستہ رکھے یہی امید خدا شناسائی کا ذریعہ ہے۔

بچپن کی یادیں

چھتیس گڑھ میں گزشتہ دس دنوں سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ کئی سالوں بعد ایسی بارش اور جھڑی دیکھنے کو ملی ہے۔ اسلئے میں بارش کا لطف اٹھانے سڑکوں پر نکل پڑا۔ ایک گھنٹہ سڑکوں پر ادھر ادھر گھومتا رہا۔ کئی بچے بھی سڑکوں پر بارش میں مستی کرتے پانی سے کھیلتے محظوظ ہوتے دیکھائی دیئے۔ لیکن وہ سب دیکھائی نہیں دیا جو بچپن میں بارش میں دیکھا کرتا تھا یا کیا کرتا تھا۔ جی ہاں سڑکوں کے کنارے تیزی سے بہتے پانی میں کوئی بھی بچہ کاغذ کی ناؤ چلاتے دیکھائی نہیں دیا۔ میرے بچپن میں ہم بچے کاغذ کی ناؤ بنا کر سڑک کے کنارے بہتے پانی میں کاغذ کی ناؤ کو چلا کر خوب لطف اٹھاتے تھے۔ کس کی ناؤ تیزی سے چلتی ہے مقابلہ بھی ہوتا تھا اور جیتنے والا ایسے خوش ہوتا تھا جیسے اولمپک میں سونے کا تمغہ جیت گیا ہو۔

پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک ایک موضوع ہوا کرتا تھا کرافٹ کا۔ جسمیں کاغذ کی چٹائی، کاغذ کی بھنگری، کاغذ کا ہوائی جہاز، کاغذ کا بیلون، کاغذ کی کشتی، کاغذ کی پستول اور پتنگ بنانا سکھایا جاتا تھا۔ مٹی سے پھل بنانا سکھایا جاتا تھا اور سالانہ امتحان میں طالب علموں کو یہ سب گھر سے بنا کر لانا پڑتا تھا۔ طالب علم بہت محنت کر کے کاغذ اور مٹی سے سامان بناتے تھے۔ خاص کر مٹی سے تربوز خربوز، کیلے، سیتا پھل، سنترے، پیاز وغیرہ بناتے اور پھلوں کے رنگوں کے مطابق رنگ کر سجاتے تھے۔ اساتذہ کلاس کے تمام طلبا کے بنائے سامانوں کا معائنہ کرنے کے بعد نمبر دیتے تھے۔ جو سالانہ امتحان کے نتائج میں کافی اہم رول ادا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ بس بچپن کی خوبصورت یادیں بن کر رہ گیا ہے۔

ڈاکٹر رونق جمال

سرجن ڈاکٹر بلال احمد اور عدالت کا فیصلہ

جے اینڈ کے ہائی کورٹ نے اننت ناگ کے سرجن کی سرزنش ختم کرنے کے ٹربیونل کے حکم کو برقرار رکھا، مگر معطلی کو رخصتی کے طور پر تسلیم کیا

بابرہ والی

سرینگر: جموں وکشمیر ولداخ ہائی کورٹ نے اننت ناگ کے سرجن ڈاکٹر بلال احمد کے حق میں سنائے گئے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل (CAT) کے فیصلے کو جزوی طور پر برقرار رکھتے ہوئے کہا ہے کہ سرزنش کے احکامات انصاف کے بنیادی اصولوں کے منافی تھے، تاہم معطلی کے دورانیے کو رخصتی ماننے کے سرکاری فیصلے کو درست قرار دیا۔ جسٹس سنجیو کمار اور جسٹس سنجے پریہار پر مشتمل ڈویژن بینچ نے جموں وکشمیر یوٹی کی طرف سے دائر اُس عرضی کی سماعت کی جو ٹربیونل کے فروری 2023 کے حکم (TA No.1019 / 2021) کے خلاف تھی۔ ٹربیونل نے ڈاکٹر احمد پر عائد سرزنش کو منسوخ کرتے ہوئے اُن کی معطلی کی مدت کو رخصتی تصور کرنے والے حکم کو بھی کالعدم قرار دیا تھا۔

معاملے کی ابتدا: یہ معاملہ 16 اگست 2006 کو ڈسٹرکٹ اسپتال اننت ناگ میں سامنے آیا جب ڈاکٹر احمد نے ایک مریض کی پتھری (gallbladder) کی سرجری کی، مگر مریض اُسی شام انتقال کر گیا۔ واقعے کے بعد غفلت کے الزامات لگائے گئے اور 19 اگست کو ڈاکٹر احمد کو معطل کر کے تحقیقات کا حکم دیا گیا۔ سرکاری ہدایات کے مطابق ایک سینئر سرجن کو اننت ناگ سے باہر سے تحقیقاتی کمیٹی میں شامل کیا جانا تھا، مگر کمیٹی نے یہ عمل پورا کئے بغیر رپورٹ تیار کی۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ڈاکٹر احمد نے ایک ہائی رسک مریض پر آپریشن کیا اور بعد از آپریشن دیکھ بھال میں بھی کمی رہی۔

کارروائی اور سزائیں: اس رپورٹ کی بنیاد پر محکمہ صحت نے جون 2008 میں دو شوکاز نوٹس جاری کئے، ایک میں برطرفی کی تجویز تھی اور دوسرے میں دو انکریمنٹ روکنے کی۔ تاہم بالآخر جولائی 2009 میں سرزنش کی سزا دی گئی اور دسمبر 2010 کے حکم کے ذریعے ڈاکٹر احمد کی معطلی کی مدت کو رخصتی قرار دیا گیا۔

ڈاکٹر احمد کا مؤقف: ڈاکٹر احمد نے دونوں احکامات کو چیلنج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں کبھی بھی مکمل تحقیقاتی رپورٹ فراہم نہیں کی گئی، جس کے نتیجے میں وہ اپنی مؤثر صفائی پیش کرنے سے محروم رہے۔ ٹربیونل نے ان دلائل کو تسلیم کرتے ہوئے کارروائی کو خامیوں سے بھرپور قرار دیا اور سزا کو کالعدم کر دیا۔

ہائی کورٹ کی کارروائی: ہائی کورٹ میں حکومت کے وکیل وسیم گل اور ڈاکٹر احمد کے وکیل جی این صوفی کے درمیان تفصیلی بحث ہوئی۔ عدالت نے پایا کہ ڈاکٹر کو صرف رپورٹ کے اقتباسات دیے گئے تھے، جبکہ سول سروسز (Classification, Appeal & Control) رولز 1956 کے رول 35 کے مطابق مکمل رپورٹ دینا لازمی تھا تاکہ متعلقہ شخص اپنی صفائی پیش کر سکے۔ بینچ نے کہا: "سرزنش کا حکم اگرچہ معمولی سزا تھی، لیکن یہ انصاف کے بنیادی اصولوں کے برعکس تھا۔"

معطلی پر عدالتی موقف: تاہم عدالت نے ٹربیونل کے اس فیصلے سے اختلاف کیا جس میں معطلی کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر احمد نے معطلی کے دوران نجی پریکٹس کی تھی۔ "کسی سرجن سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ معطلی کے پورے دورانیے میں بے کار بیٹھا رہے۔ اس مدت کو رخصتی ماننے سے اُسے کوئی خاص مالی نقصان نہیں ہوگا" عدالت نے قرار دیا۔

نتیجہ: اس طرح عدالت نے ڈاکٹر احمد کی سرزنش منسوخ کرنے کے ٹربیونل کے فیصلے کو تو برقرار رکھا لیکن حکومت کے اُس فیصلے کو بھی بحال کر دیا جس میں معطلی کی مدت کو رخصتی مانا گیا تھا۔ ان ترامیم کے ساتھ ہی رٹ عرضی کو نمٹا دیا گیا۔

مسلمان آپسی اختلافات کو بھلا کر ہی محفوظ رہ سکتے ہیں

ڈاکٹر
رونق جمال
درگ چھتیس گڑھ

آج ہندوستان کے جو حالات ہیں اور جس طرح کی سیاست ملک میں چل رہی ہے۔ سیاسی طور پر ملک میں شور برپا کیا جا رہا ہے کے ہندو خطرے میں ہے۔ یہ شور بہت سوچ سمجھ کر ایک ٹھوس سازش کے تحت مچایا جا رہا ہے۔ ہندو خطرے میں ہے والے اس شور کے باعث ہندو جاگ گئے ہیں اور اب بلا تفریق ایک جٹ ہو رہے ہیں یہ شور اس وقت تک مچایا جائے گا جب تک ایک ایک ہندو ایک جٹ نہ ہو جائے۔ اب ہندوستان میں سیکولرازم صرف ایک لفظ بن کر رہ گیا ہے۔ جو کسی ہندو کے دل و دماغ کے کسی کونے میں بھی دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اکثریت کے باعث ویسے بھی ہندو کبھی خطرے میں نہیں تھے۔ دوسرے تمام سیکورٹی فورسز میں ہندو اٹھانوے فی صد ہیں۔ پھر انھیں خطرہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اب ہندوستان میں مسلمان اور سکھ خطرے میں ہیں۔ سکھوں نے چوراسی میں خطرے کو اچھا خاصہ بھگتا ہے۔ آزادی ملنے سے اب تک ملک کے الگ الگ شہروں میں تقریباً پندرہ ہزار بار ہندو مسلمانوں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اب تک لاکھوں مسلمان ہندو مسلم فساد کے نام پر شہید ہو چکے ہیں اور اربوں روپے کی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں لیکن اب یہ فساد ہوتے نہیں ہے کروائے جاتے ہیں۔ سیاست کو چمکانے ہندوؤں کو ڈرانے اور باور کرانے کے ہندو خطرے میں ہے۔ جبکہ مسلمان خطرے میں ہے۔ مسلمان خواب غفلت میں ہے۔ وقت بہت تیزی سے اس سمت بڑھ رہا جب مسلمانوں کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑ اسکتا ہے۔ وہ نقصان کیسا ہوگا۔ مسلمانوں کو کیا قیمت چکانی پڑے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ جان اور عزت سے بڑھ کر کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے۔ مردوں کو جان گنوانی پڑے گی اور خواتین کو عزت۔ اس نقصان اور مصیبت سے بچنے کا ایک ہی راستہ یا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ہندوستان کے مسلمانوں کو تمام نا اتفاقیاں بھلا کر بنا کسی تفریق کے ایک پلیٹ فارم پر ڈٹ کر کھڑے ہونے کی۔ ورنہ یہ آپس کی نا اتفاقیاں دشمنوں کی راہیں ہموار اور آسان کر دیں گی۔ دشمن موقع کی تاک میں ہے۔ ان کے ساتھ شاسن بھی ہے اور پرشاسن بھی ہے۔ اکثریت بھی انکی ہے۔ تمام سیکورٹی فورسز بھی انکی ہے گولیاں بھی انکی ہے اور گولیاں چلانے والے بھی ان ہی کے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس خطرے کی سلسلے میں غیر ممالک کی خوفیا ایجنسیاں کہہ رہی ہیں کے ہندوستان میں مسلمان خطرے میں ہے۔ اور کسی وقت بھی ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل عام ہو سکتا ہے۔ اسلئے مسلمانوں کا تمام اختلافات کو بھلا کر ایک ہو جانا بے حد ضروری ہے۔ ایکتا میں قوت ہوتی ہے اور قوت میں حفاظت ہوتی ہے۔ خدا نہ کرے مسلمانوں پر ایسا برا وقت آئے۔ لیکن خدانہ خواستہ یہ وقت آگیا تو کوئی بھی یہ دیکھ کر یا پوچھ کر قدم نہیں اٹھائے گا کہ آپ سنی ہو، شیعہ ہو، تبلیغی ہو، وہابی ہو، خان ہو شیخ ہو یا سید ہو۔ اشرفی ہو، نظامی ہو۔ ان کے لئے صرف مسلمان ہونا ہی کافی ہوگا۔ ویسے بھی اسلام میں ان باتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور یہ فرسودہ باتیں صرف ہندوستان کے مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان فرسودہ باتوں سے باہر نکل آئیں اور ایک ہو جائیں اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ یہ ہی وقت کا تقاضا ہے۔ تقاضے پر کھرا اتر کر ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی میں عقلمندی ہے۔ **تو کیا ہندوستان کے مسلمان عقلمندی کا ثبوت دیں گے۔؟؟؟**

معاف کرنا کیوں ضروری ہے

اکثر ہم دوسروں کی غلطیوں کو دل پر لگا لیتے ہیں، اور ان کو معاف نہ کرنے کی وجہ سے دل میں بوجھ رکھتے ہیں۔ مگر اصل نقصان ہمیں خود ہوتا ہے، کیونکہ غصہ اور کینہ ہمارے دل کا سکون چھین لیتا ہے۔ معاف کرنا ضروری ہے کیونکہ معاف کرنا دل کو ہلکا کرتا ہے جب آپ کسی کو معاف کرتے ہیں تو آپ اپنے دل سے ایک بوجھ اتار دیتے ہیں۔ مطلب آپ اپنے اوپر احسان کر رہے، غصہ اور نفرت نقصان دہ ہیں مشہور و معروف مراسلہ نگار ڈاکٹر ممتاز خان اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ دل میں کینہ رکھنے سے ذہنی دباؤ اور جسمانی بیماریاں بڑھتی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:،، اور معاف کر دو، بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔،، اپنی زندگی آسان بنائیں دوسروں کو معاف کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ بھول جائیں، بلکہ یہ کہ آپ خود کو سکون دینے کے لیے بوجھ چھوڑ دیں۔ کسی نے آپ کی بات پر تنقید کی۔ اگر آپ اسے دل میں رکھتے ہیں تو آپ بار بار پریشان ہوں گے۔ لیکن اگر آپ دل میں کہیں:،، اللہ بہتر جانتا ہے، میں نے معاف کیا، تو سکون خود بخود آ جاتا ہے۔ معاف کرنا دوسروں پر احسان نہیں بلکہ اپنے دل پر رحمت ہے۔

آصف پلاسٹک والا ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۰

نعت

شہر در نبی کی مقدس فضا ملے
بے چین قلب و روح کو تازہ ہوا ملے
برسوں سے جی رہا ہوں اسی انتظار میں
پروردگار مجھ کو مرا مدعا ملے
ہم ہیں دیار ہند میں اس کا گلا نہیں
ہم ہوں کہیں بھی ہم کو ترا آسرا ملے
گمراہ کر نہ دے کہیں بے ربط جستجو
مل جائے گا خدا جو حبیب خدا ملے
دل کو لگاؤ رہبر کامل سے ہو اگر
ہر گام اک چراغ سا جلتا ہوا ملے
دوزخ کی آگ اس کے لیے ہوگی بے اثر
جس آدمی کو سوز غم مصطفے ملے
نادر یہ درد دل کا ہے آسان سا علاج
پڑھتے رہو درود کہ تم کو شفا ملے

ڈاکٹر مقیم نادر جامعی بھیونڈی

کشمیر جب آف لائن ہوا

بابرہ وانی

بھاری بارش برس رہی تھی۔ پچاس سالہ غلام احمد اپنی سیاہ رکشہ میں دودھ گنگا کے کنارے باغی مہتاب کے ریلوے پل کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک گھنٹے سے زائد وقت گزر گیا مگر کوئی سواری نہ آئی۔ مایوس ہو کر اس نے گھر کی راہ لی۔ راستے میں اس نے اپنے معمولی سے لاوا فون سے بیٹی کا نمبر ملایا۔ کال کنیکٹ ہی نہ ہوئی۔ حیرت میں ڈوبا وہ چھوٹی سی اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا کہ اچانک قریب سے آواز آئی: "فون بند ہتھ!" (فون بند ہو گئے ہیں۔)

یہ سن کر غلام کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔ بے چینی اور خوف کے ساتھ اس نے رکشہ اسٹارٹ کیا اور تیزی سے گھر پہنچا۔ گھر آتے ہی سکھ کا سانس لیا، مگر فون بدستور مردہ تھا۔ بیٹی نے اسے بتایا کہ "جیو نیٹ ورک چل رہا ہے، باقی سب بند ہیں۔"

غلام نے دھیمی آواز میں پوچھا، "سب خیر تو ہے نہ؟ کوئی بڑی مصیبت یا سزائے موت وغیرہ کی خبر تو نہیں؟"

بارہویں جماعت میں پڑھنے والی بیٹی نے جواب دیا، "نہیں بابا، یہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ جموں وکشمیر دوبارہ ڈوب سکتا ہے۔" کچھ ہی لمحوں بعد اس کا فون بھی آف لائن ہو گیا۔

روزگار پر اثر

اگلے دن، 27 اگست کو، جب لوگ ایک طرف سیلاب کے خطرے اور دوسری طرف فون وانٹرنیٹ کے بند ہونے سے دوچار تھے، غلام احمد پھر سے روزی کمانے نکل پڑا۔ مگر اب اس کے پرانے گاہک، جو عموماً فون کر کے سواری منگواتے تھے، رابطہ نہیں کر سکتے تھے۔

غلام نے بتایا کہ "میرے پاس آن لائن پیمنٹ کی سہولت بھی ہے۔ میں ہمیشہ اسکینر ساتھ رکھتا ہوں تاکہ اگر کسٹمر کے پاس نقدی نہ ہو تو وہ آن لائن دے سکے۔ مگر انٹرنیٹ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ادائیگی نہیں ہو سکی۔ ایک سواری کو میں نے اس لیے نہیں بٹھایا کہ اس کے پاس نقدی نہیں تھی۔"

ایک اور مسافر، جو کبھی کیش ساتھ نہیں رکھتا تھا، اسے اپنے دوست کے گھر جا کر کرایہ مانگنا پڑا۔ یہ صرف غلام ہی کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ پورے کشمیر میں یہی حال تھا۔

صحافیوں کی بے بسی

سرینگر میں ایک آن لائن صحافی، جو ایک اہم خبر پر کام کر رہا تھا، نے بتایا کہ "کبھی کبھار غصے میں کہتا ہوں کہ کاش انٹرنیٹ کچھ دیر کے لیے بند ہو جائے تاکہ خبر کا بوجھ کم ہو۔ مگر جب پہلی بار انٹرنیٹ بند ہوا تو میں دیوانہ وار سگنل ڈھونڈ رہا تھا کہ کسی طرح بریکنگ نیوز دے سکوں۔ تب سمجھ آیا کہ مجھے بریک سے زیادہ بریکنگ نیوز عزیز ہے۔"

ایک اور خاتون صحافی نے کہا کہ "میرا سارا کام فون پر ہوتا ہے۔ اسکرپٹنگ، تحریر، ذرائع سے بات، کوٹس لینا، سب کچھ انٹرنیٹ پر ہے۔ دفتر آتے جاتے بھی انسٹاگرام اسکرول کرنا، میوزک سننا یا ویڈیو دیکھنا معمول کا حصہ ہے۔ مگر انٹرنیٹ بند ہوتے ہی میں بالکل پھنس گئی۔ نہ کام ہوا، نہ فرصت کی عادت باقی رہی۔ بار بار فون دیکھتی کہ شاید سگنل آ جائے۔ مگر ہر چیز آف تھی۔"

پھر وہ مسکرا کر بولی، "لیکن اسی شام پہلی بار میں نے سکون کا چائے وقت گزارا، چار کھانے پکائے، کتاب پڑھی اور وقت پر سو گئی۔ اگلی صبح جب گھر والوں کے ساتھ بیٹھی تو لگا جیسے میں حقیقت میں جی رہی ہوں، نہ کہ صرف ڈیجیٹل دنیا میں۔"

گھروں میں نئے معمول

نیٹ بند ہوتے ہی کتابیں لوگوں کی ساتھی بن گئیں۔ ایک لڑکی نے بتایا کہ "میں نے ایک اردو ناول چند گھنٹوں میں ختم کر دیا، کیونکہ کرنے کو کچھ اور تھا ہی نہیں۔"

اس کی والدہ نے، جو کبھی کبھار افسانے لکھتی ہیں، محض 24 گھنٹوں میں ایک کہانی مکمل کر ڈالی۔

جنوبی کشمیر کے ناصر نے کہا کہ "میں نے برسوں بعد اپنے والدین کے ساتھ دو گھنٹے بیٹھ کر بات کی۔ تب احساس ہوا کہ ڈیجیٹل دوڑ نے ہمیں کس قدر گھر والوں سے دور کر دیا ہے۔ ہم سانس بھی آن لائن لیتے ہیں۔" اسی دوران اے ٹی ایم مشینوں کے سامنے لمبی قطاریں لگ گئیں۔ لوگ نقدی نکالنے پر مجبور ہو گئے۔ یہاں تک کہ دس روپے کا سکہ بھی قیمتی لگنے لگا۔

شادی اور خریداری کے مسائل

سرینگر کی ملیحہ، جس کی کزن کی شادی اگلے دن تھی، نے بتایا کہ "میں خریداری کے لیے گئی تھی کہ اچانک نیٹ بند ہو گیا۔ نہ میں ادائیگی کر پائی نہ ہی پیسے پاس تھے۔ تب احساس ہوا کہ میں ہمیشہ آن لائن پیمنٹ کی عادی رہی ہوں اور کبھی کیش ساتھ نہیں رکھا۔ یہ ڈیجیٹل انحصار ہمیں اپاہج بنا چکا ہے۔"

ایک اور خاتون، جو جہانگیر چوک سے شالیمار جا رہی تھی، نے بتایا کہ رکشہ ڈرائیور نے اس کا پانچ سو کا نوٹ لینے سے انکار کر دیا کیونکہ کرایہ صرف بیس روپے تھا۔" وہ کہتا رہا کہ عام دن ہوتا تو آن لائن لے لیتا، مگر اب کچھ پتا نہیں کب نیٹ چلے گا۔ آخرکار ایک ساتھی مسافر نے کرایہ دیا، اور میں نے اس سے وعدہ کیا کہ نیٹ آتے ہی واپس کروں گی۔"

نوجوانوں کی بے چینی

اننت ناگ کے 23 سالہ سمیر نے کہا کہ "میری زندگی صرف آن لائن تھی۔ موسیقی، فلمیں، سیریز، سب نیٹ پر ہی دیکھتا سنتا تھا۔ فون میں کچھ بھی اسٹور نہیں کیا تھا۔ نیٹ بند ہوتے ہی مجھے شدید گھبراہٹ ہوئی، جیسے میرا دم گھٹ رہا ہو۔" کشمیر سے باہر رہنے والے طلبہ کے لیے یہ کیفیت اور بھی کربناک تھی۔ ایران میں زیر تعلیم ایک طالب علم نے کہا کہ "فون بند ہوتے ہی مجھے لگا جیسے میں بھی ٹوٹ گیا ہوں۔ افواہیں سن کر ڈر گیا کہ کہیں پھر 2016 یا 2019 نہ دہرایا جائے۔

آخرکار دوست نے بتایا کہ یہ موسم کی وجہ سے ہے، تب جا کے سکون ملا۔"

رشتے اور حقیقت کا لمس

جہاں ایک طرف لوگ پیسوں اور رابطے کے مسائل میں پھنسے رہے، وہیں کچھ کو اپنے رشتوں کی حقیقت کا احساس بھی ہوا۔

شبنم، جو اپنے منگیتر سے واٹس ایپ پر بات کر رہی تھی، اچانک نیٹ بند ہونے پر پریشان ہو گئی۔ دفتر سے واپسی پر جب اس نے اپنے منگیتر کو باہر کھڑا پایا تو حیران رہ گئی۔" اس نے کہا کہ چونکہ فون بند تھے، وہ میری خیریت جاننا چاہتا تھا۔ تب لگا کہ شاید میں واقعی کسی کے لیے اہم ہوں۔"

نتیجہ

چاہے غلام کے مسافر ہوں جو اب نقدی ساتھ رکھنے لگے ہیں، یا ناصر جو اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنے کی قدر سمجھ گیا، یا شبنم جس نے اپنے رشتے کی خوبصورتی کو پہچانا یہ اچانک آن لائن بریک ڈاؤن ہر ایک کے لیے کسی نہ کسی صورت میں ایک آئینہ ثابت ہوا۔

کشمیر نے اس دن یہ جانا کہ ہماری زندگیاں کس قدر ڈیجیٹل سہارے پر کھڑی ہیں، اور کبھی کبھار رابطے کے ٹوٹنے سے حقیقت اور رشتوں کا لمس زیادہ قریب لگنے لگتا ہے۔

Monday 8th September 2025
بروز پیر ۸ ستمبر ۲۰۲۵

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR
E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مغربی کنارے کا الحاق 'سرخ لکیر'، ابراہم معاہدوں کو نقصان

اسرائیل کی جنگی پالیسیوں پر بڑھتی ہوئی عالمی تنقید کے باعث یہ کوششیں تعطل کا شکار ہیں

ابوظہبی: متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کو خبردار کیا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کا الحاق 'سرخ لکیر' ہوگا، جو ابراہم معاہدوں کو سخت نقصان پہنچائے گا، وہی معاہدے جن کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر آئے تھے۔ ڈان میں شائع غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب ان معاہدوں کی بنیاد رکھنے والے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنی موجودہ مدت میں ابراہم معاہدوں کو وسعت دینے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن اسرائیل کی جنگی پالیسیوں پر بڑھتی ہوئی عالمی تنقید کے باعث یہ کوششیں تعطل کا شکار ہیں۔ یہ انتباہ اس اعلان کے بعد آیا، جو اسرائیلی دائیں بازو کے وزیرِ خزانہ اسموٹریچ نے اگست میں دیا تھا کہ ایک پرانی تاخیر شدہ بستی کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا، جو مغربی کنارے کو تقسیم کر کے مشرقی یروشلم سے کاٹ دے گی۔ سموٹریچ مغربی کنارے کے الحاق کا بھی مطالبہ کر چکے ہیں۔ متحدہ عرب امارات کی وزیرِ خارجہ کی نمائندہ اور معاون وزیر برائے سیاسی امور لانا نسیبہ نے رائٹرز کو بتایا کہ شروع ہی سے ہم نے ان معاہدوں کو فلسطینی عوام اور ان کی ایک آزاد ریاست کے جائز حق کی حمایت جاری رکھنے کا ذریعہ سمجھا، ہم اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان بستیوں کے منصوبوں کو معطل کرے۔ لانا نسیبہ نے کہا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کا اسرائیل سے الحاق متحدہ عرب امارات کے لیے ایک سرخ

لکیر ہوگا، کیوں کہ یہ معاہدوں کے وژن اور روح کو نقصان پہنچائے گا اور خطے میں انضمام کی کوششوں کو ختم کر دے گا۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر نے فوری طور پر اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا، تاہم بدھ کے روز اسموٹریچ نے کہا کہ الحاق کے لیے نقشے تیار کیے جا رہے ہیں، لیکن یہ واضح نہیں تھا کہ انہیں وزیرِ اعظم نیتن یاہو کی حمایت حاصل ہے یا نہیں۔ یہ سفارتی کشیدگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اسرائیلی فوج غزہ شہر کے اندر گہرائی تک داخل ہوگئی ہے، فوجی اور ٹینک شیخ رضوان میں داخل ہوئے، جو شہر کے سب سے گنجان آباد علاقوں میں سے ایک ہے۔ رہائشیوں کا کہنا تھا کہ فوج نے گھروں اور اُن خیمہ بستیوں کو تباہ کر دیا جہاں جنگ سے بے گھر فلسطینی رہائش پذیر تھے۔ مقامی صحت حکام کے مطابق

بدھ کو کم از کم 24 فلسطینی، جن میں بچے بھی شامل ہیں، غزہ بھر میں شہید ہوئے، جن میں زیادہ تر غزہ شہر کے رہائشی تھے۔ 60 سالہ ذکیہ سمیع نے 'رائٹرز' کو بتایا کہ شیخ رضوان کو الٹ کر جلایا جا رہا ہے، قابضین نے گھروں کو تباہ کیا، خیموں کو جلا ڈالا اور ڈرون کے ذریعے آڈیو پیغامات نشر کیے جن میں لوگوں کو علاقہ خالی کرنے کا کہا گیا۔ عینی شاہدین کا کہنا تھا کہ فوج نے 3 اسکولوں پر دستی بم پھینکے، یہ اسکول بے گھر خاندانوں کے لیے پناہ گاہ کے طور پر استعمال ہو رہے تھے، میڈیکل کلینک پر بمباری میں 2 ایمبولینسیں تباہ ہوگئیں۔ نیتن یاہو نے فوج کو شہر پر قبضہ کرنے کا حکم دیا ہے، جسے وہ حماس کا آخری گڑھ قرار دیتے ہیں، اسرائیل میں عوامی رائے تیزی سے اس جانب جھک رہی ہے کہ جنگ کو قیدیوں

کے تبادلے کے معاہدے کے ذریعے ختم کیا جائے۔ یروشلم میں بدھ کے روز مظاہرین اسرائیل کی قومی لائبریری کی چھت پر چڑھ گئے اور ایک بینر لہرایا، جس پر لکھا تھا کہ تم نے ہمیں چھوڑا اور مار بھی ڈالا۔ جنگ کے شہریوں پر تباہ کن اثرات کو اقوامِ متحدہ کی رپورٹ میں اجاگر کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا کہ غزہ میں کم از کم 21 ہزار بچے اس جنگ کے نتیجے میں معذور ہو چکے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی کمیٹی برائے حقوقِ معذور افراد نے کہا کہ جنگ سے متاثرہ 40 ہزار 500 بچوں میں سے آدھے سے زیادہ معذور ہو چکے ہیں۔ کمیٹی نے رپورٹ کیا کہ اسرائیلی انخلا کے احکامات اکثر ایسے افراد کے لیے ناقابلِ رسائی تھے، جنہیں سننے یا دیکھنے میں دشواری تھی۔ کمیٹی کے رکن مہند العزہ نے ایک مثال دی کہ کس طرح رفح میں ایک بہری ماں اپنے بچوں سمیت ماردی گئی کیوں کہ وہ انخلا کے پیغامات سے آگاہ نہیں ہو سکی تھی۔ انسانی ہمدردی کی امداد پر عائد پابندیوں نے معذور افراد پر غیر متناسب اثر ڈالا ہے، جو خوراک، پانی اور صفائی سے محرومی کا شکار ہیں۔ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ 83 فیصد معذور افراد اپنی وہیل چیئرز اور واکرز جیسے آلات کھو چکے ہیں، جنہیں اسرائیلی حکام اکثر دوہری استعمال کی اشیا قرار دے کر امدادی سامان سے خارج کر دیتے ہیں۔ عزہ نے کہا کہ ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ معذور بچے دوڑ کر امدادی پوائنٹس تک پہنچ سکیں، اسی لیے ہماری بنیادی سفارش یہ ہے کہ معذور بچوں تک خود پہنچا جائے۔

پہلے نمک پھر تمباکو

آدم خور قبیلے نے ٹک ٹاکر کو زندہ کیوں چھوڑ دیا

جکارتہ: عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ آدم خور قبیلے غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے جانوروں کا شکار کرتے ہیں بلکہ اپنے علاقے میں کسی اجنبی انسان کی آمد پر اسے بھی کاٹ کر کھا جاتے ہیں۔ اس بات میں کہاں تک صداقت ہے یہ ایک حل طلب مسئلہ ہے، لیکن ایک آئرش ٹک ٹاکر کا کہنا ہے کہ وہ ان آدم خوروں سے اپنی جان بچا کر آ چکا ہے بلکہ ان سے دوبارہ ملنے کیلئے پھر ان کی بستی میں جا پہنچا۔ سوشل میڈیا پر منفرد کانٹینٹ پیش کرنے اور اپنی ویڈیوز کو دلچسپ انداز میں دکھانے کیلیے ٹک ٹاکرز کسی بھی مشکل کا سامنا کرنے سے بھی نہیں گھبراتے تاکہ صارفین کی زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کی جا سکے۔ کچھ ایسا ہی ایک آئرش ٹک ٹاکر 'دارا تاہ' نے بھی کیا، دارا تاہ اپنے خطرناک کارناموں اور غیر معمولی تجربات کی وجہ سے سوشل میڈیا پر کافی مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ پہلے وہ ایک آدم خور قبیلے سے اپنی جان بچا کر واپس آ گئے تھے، لیکن اب وہ دوبارہ اسی قبیلے سے ملنے واپس جا پہنچے اور اس بار ان کے ساتھ کچھ ایسا ہوا جس نے دیکھنے والوں کو چونکا دیا۔ دارا تاہ کبھی انڈونیشیا کے آتش فشاں میں کام کرنے والے مزدوروں کے ساتھ کام کرتے ہیں تو کبھی 50 گھنٹے کسی زیرِ زمین اینٹی میزائل کمپلیکس میں گزار دیتے ہیں، مگر ان کا پاپوا (انڈونیشیا) کے جنگلات میں ایک باؤزی نامی آدم خور قبیلے سے رابطہ قائم کرنے کا تجربہ سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔ جب وہ پہلی بار انڈونیشیا کے اس باؤزی قبیلے کے پاس پہنچے تو ایک شخص نے ان کے پاس موجود پیکٹ میں سے نمک چکھا اور ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فوراً تھوک دیا۔ جس کے بعد دارا تاہ کو احساس ہوا کہ معاملہ ٹھیک نہیں لگ رہا اور اس کے بعد ماحول بھی کچھ کشیدہ سا ہو گیا لہٰذا انہوں نے سوچا کہ یہاں سے فوراً نکلنا ہوگا کیونکہ یہ معاملہ واقعی خطرناک لگ رہا ہے، اس کے بعد دارا تاہ کسی نہ کسی طرح جان بچا کر بھاگ نکلے۔ کچھ عرصہ بعد دارا تاہ نے پھر ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارہ اس علاقے میں جانے کا فیصلہ کیا لیکن اس بار اپنے ساتھ 'تمباکو' بطور تحفہ لے کر گئے تاکہ قبیلے کے لوگوں کا دل جیت سکیں۔ اس بار ان کے ہمراہ ان کے ساتھ مقامی گائیڈ بھی تھا، جو انہیں اس باؤزی قبیلے تک لے کر گیا، جب وہ قبیلے کی رہائش گاہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ لوگ تیر کمان سے مسلح ہیں۔ ان میں ایک شخص ایک اجنبی کو دیکھ کر کافی غصے میں دکھائی دیا وہ اپنے ساتھیوں کو بلا رہا تھا۔ اس پر گائیڈ نے بھی کہا کہ وہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ اب آگے کیا ہوگا؟۔ دارا تاہ نے ہمت کر کے قبیلے کے اس فرد کو تمباکو کا تحفہ پیش کیا، جس کے بعد ماحول کچھ نرم ہوا اور انہیں جزیرے پر اترنے کی اجازت مل گئی، قبیلے کے لوگوں نے جواباً ان کو ایک ٹوپی اور ایک سجی ہوئی چھڑی تحفے میں دی۔ دارا تاہ نے بھی ماحول کو خوشگوار بنانے کیلیے ویڈیو بناتے ہوئے قبیلے کے دیگر لوگوں کو قریب سے فلمایا۔ اور ہنستے ہوئے کہا کہ آپ کے نیزوں پر بہت خوبصورت چھریاں نصب ہیں۔ یوں دارا تاہ کی یہ دوسری کامیاب مہم خوف اور تجسس سے بھرپور رہی، اس پورے واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی اور صارفین نے اس پر دلچسپ تبصرے کیے۔

یوکرین جنگ بندی کے معاملے پر

چند دنوں میں مذاکرات کروں گا: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن: امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ آنے والے دنوں میں یوکرین کی جنگ کے حوالے سے مذاکرات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کیونکہ اگست میں روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ الاسکا میں ہونے والی ان کی سربراہی ملاقات کسی پیشرفت کے بغیر ختم ہوگئی تھی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق ٹرمپ اس بات پر مایوس ہیں کہ وہ جنگ ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے، جو فروری 2022 میں روس کے یوکرین پر حملے سے شروع ہوئی تھی، انہوں نے عہدہ سنبھالتے وقت جنوری میں دعویٰ کیا تھا کہ وہ جنگ کو جلد ختم کرا دیں گے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جمعرات کو یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی سے فون پر بات کرنے کی توقع ہے۔ اُدھر، فرانسیسی صدارتی دفتر نے کہا کہ کئی یورپی رہنما بشمول زیلنسکی اور ایمانوئل میکرون جمعرات کی دوپہر ٹرمپ کو فون کریں گے۔ یہ کال ایک زیادہ تر ورچوئل اجلاس کے بعد متوقع ہے، جس کی میزبانی فرانس کرے گا، جہاں تقریباً 30 ممالک جمعرات کو اکٹھے ہوں گے تاکہ اس بارے میں بات کریں کہ روس کے ساتھ امن معاہدہ ہونے کے بعد یوکرین کو سلامتی کی مدد کیسے فراہم کی جائے۔ یورپی رہنماؤں سے یہ بھی توقع کی جا رہی ہے کہ وہ ماسکو کی مذاکرات نہ کرنے کی ہٹ دھرمی کی مذمت کریں گے۔ پوتن نے جنگ ختم کرنے میں کم دلچسپی ظاہر کی تھی، حالانکہ 16 اگست کو الاسکا کے شہر اینکریج میں ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کے دوران دونوں نے پیش رفت کی امید ظاہر کی تھی۔ وائٹ ہاؤس میں پولینڈ کے صدر کیرول نوروکی سے ملاقات کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ 'میرے پاس صدر پوتن کے لیے کوئی پیغام نہیں، وہ جانتے ہیں کہ میرا مؤقف کیا ہے، اور وہ ایک یا دوسری طرح سے فیصلہ کریں گے، جو

بھی فیصلہ ہوگا، ہم اس سے خوش ہوں گے یا ناخوش، اور اگر ہم ناخوش ہوئے تو آپ دیکھیں گے کہ پھر کیا ہوگا۔ ٹرمپ نے وضاحت نہیں کی کہ ان کا مطلب کیا ہے، لیکن وہ روس پر مزید پابندیاں عائد کرنے کے امکان کے بارے میں بات کر چکے ہیں۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے کیف کو کہا کہ یوکرین کے پاس موقع ہے کہ وہ مذاکرات کے ذریعے جنگ ختم کرے، یہ ان کا پسندیدہ راستہ ہے، لیکن اگر جنگ کو طاقت کے ذریعے ختم کرنے کا واحد راستہ ہے، تو وہ اس کے لیے تیار ہیں۔

رپورٹ برائے علمی نشست، اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد

محمد انعام الحق قاسمی ریاض، مملکت سعودی عرب 5 اگست 2025ء ذیل میں علمی نشست "اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد" کی ایک جامع اور مؤثر رپورٹ پیش کی جا رہی ہے، جو اس بابرکت محفل کی روحانی فضا اور علمی نکات کو خوبصورتی سے اجاگر کرتی ہے: رپورٹ برائے علمی نشست [لجنہ علمیہ، ریاض، مملکت سعودی عرب] موضوع: اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد تاریخ: 5 ستمبر 2025ء موافق 13 ربیع الاول 1447ھ مقام: دولت کدہ حضرت مولانا جنید احمد قاسمی، ریاض تعارف ریاض کے روحانی ماحول میں ایک عظیم علمی نشست کا انعقاد ہوا جس کا مقصد اصلاحِ نفس، بیعت وارشاد اور تصوف کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا تھا۔ اس نشست میں علمائے کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں گراں قدر خیالات پیش کیے، جنہوں نے حاضرین کے دلوں کو منور کیا۔ نظامت وآغاز نشست کی نظامت حضرت مولانا محمد انعام الحق قاسمی صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی۔ انہوں نے اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد پر سرسری مگر جامع نظر ڈالتے ہوئے نشست کا آغاز فرمایا۔ تلاوت و نعت تلاوتِ کلامِ پاک: قاری مولانا شمشاد احمد قاسمی صاحب

نے دل کو چھو لینے والی تلاوت سے محفل کو نورانی بنا دیا۔ نعت شریف: مولانا مفتی منصور عالم قاسمی صاحب نے حضور ﷺ کی شان میں محبت بھری نعت پیش کی، جس نے حاضرین کو روحانی کیف میں مبتلا کر دیا۔ علمی خطابات حضرت مولانا جنید احمد قاسمی صاحب موضوع: اصلاحِ نفس اور بیعت وارشاد انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحِ نفس کی اہمیت اور بیعت کے شرعی اصولوں پر مدلل گفتگو کی۔ ان کا خطاب روحانی تربیت کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوا۔ حضرت مولانا جمیل الرحمن قاسمی صاحب موضوع: تصوف کے منفی اثرات انہوں نے تصوف میں پیدا ہونے والی بدعات، شرکیات اور غیر شرعی رجحانات پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے اصلاح کی ضرورت پر زور دیا۔ حضرت مولانا عبدالباری قاسمی صاحب موضوع: تصوف اور بیعت کے مثبت پہلو انہوں نے تصوف کی اُصل روح اور بیعت وارشاد کے تربیتی فوائد پر روشنی ڈالی، اور اس بات پر زور دیا کہ ان پہلوؤں کو صحیح تناظر میں اپنانا چاہیے۔ نعت ونظم نعت شریف: مولانا محمد ہاشم قاسمی صاحب نے محبتِ رسول ﷺ سے لبریز نعت پیش کی۔ نظم: مولانا مفتی منصور عالم قاسمی صاحب نے فلسطین کے حالات پر ایک دردانگیز نظم پیش کی، جس نے حاضرین کو غور وفکر پر مجبور کر دیا۔ اختتام نشست کا اختتام حضرت مولانا محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی پُراثر دعا سے ہوا، جس میں امتِ مسلمہ کی فلاح، فلسطین کے مظلوموں کے لیے دعا اور اصلاحِ نفس کی توفیق مانگی گئی۔ عشائیہ حضرت مولانا جنید احمد قاسمی صاحب کی جانب سے علمی نشست کے بعد جو عشائیہ کا اہتمام کیا گیا، وہ نہایت شایانِ شان اور مہمان نوازی کی اعلیٰ مثال تھا۔ عشائیہ کی جھلکیاں: انتظام کی نفاست: عشائیہ کا انتظام نہایت منظم اور خوش ذائقہ تھا۔ مہمانوں کی سہولت اور آرام کا خاص خیال رکھا گیا، جس سے ان کی عزت افزائی کا جذبہ جھلکتا تھا۔ ذائقہ دار پکوان: مختلف اقسام کے روایتی اور مقامی کھانے پیش کیے گئے، جن میں خوشبو، ذائقہ اور پیشکش کا امتزاج قابلِ تعریف تھا۔ ہر مہمان نے کھانے کی تعریف کی اور مولانا جنید احمد قاسمی صاحب کی مہمان نوازی کو سراہا۔ روحانی ماحول: عشائیہ کے دوران بھی علمی اور روحانی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا، جس نے محفل کو صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی غذا سے بھی مالا مال کر دیا۔ اخلاص ومحبت: مولانا جنید قاسمی صاحب نے خود موجود رہ کر مہمانوں کی خدمت کی، جو ان کے اخلاص، عاجزی اور محبت کا مظہر تھا۔ ان کی شخصیت کی یہ جھلک ہر فرد کے دل میں نقش ہوگئی۔ یہ عشائیہ نہ صرف ایک ضیافت تھی بلکہ ایک روحانی تجربہ بھی، جس نے علمی نشست کی تاثیر کو مزید گہرا کر دیا۔ مولانا جنید احمد قاسمی صاحب کی اس کاوش نے حاضرین کے دلوں میں محبت اور احترام کی ایک نئی لہر پیدا کی۔

امتحان لینے والوں کا امتحان

مضمون نگار۔۔محمد اظہر فاضل جالنہ۔۔

9422713656

تعلیم سماج کا بنیادی جز ہے۔ کسی ملک کے ترقی یافتہ ہونے کا اندازہ اسکی خواندگی سے با آسانی لگایا جاسکتا ہے ۔ملک عزیز میں کیرالہ ہی وہ واحد ریاست ہے جو سب سے زیادہ خواندہ ہونے کا شرف اپنے پاس رکھتی ہے ۔ اسکے بعد سیون سسٹر ریاستوں میں تعلیم کا غلغلہ دیکھنے کو ملتا ہے ۔۔ملک عزیز میں لاکھوں نفوس اس مقدس پیشے سے وابستہ ہیں۔انکی وابستگی سے ریاستی و ملکی عوام اپنی تعلیمی تشنگی کو دور کرکے خوش اور خوشحالی کو فروغ دیئے جارہی ہے۔

لیکن یہ مقدس پیشہ کچھ کم علم معلمین کی بے حسی، سستی اور تدریس سے عدم توجہ کی وجہ سے آہستہ آہستہ بدنامی کا شکار ہوتا گیا۔۔ بچوں سے نظر انداز کر کے دیگر سرکاری، نیم سرکاری کاموں میں مشغول نیز نجی کاروباری مصروفیت و مشاغل میں ملوث ہوتے رہنے گ سے تعلیمی معیار متاثر ہوتا گیا۔۔ خاص کر اساتذہ اکرام کا کتابوں سے دور ہونے کے عمل نے اسکول، بچہ اور تعلیمی ماحول پر گہرے نقصان دہ اثرات مرتب کئے ۔ اساتذہ کو رونما ہوتے جدید تعلیمی چیلنجز سے نپٹنے کے لئے "نیشنل کاونسل فارٹیچر ایجوکیشن" ادارے نے نئے نئے قوانین کا نفاذ کرنا شروع کر دیا۔ ہر مرتبہ معلمین پر گرتی بجلیوں سے بچنے کے لئے بالا آخر اساتذہ تنظیموں نے عدالت عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ایسی بہت سارے قوانین کے خلاف میں عدالت عالیہ نے کئی بار ان تعلیمی اداروں اور ریاستی حکمناموں کو والٹ کر رکھ دیا۔۔لیکن یکم ستمبر 2025 کو صادر ہوئے سپریم کورٹ کے فیصلے نے اساتذہ اکرام کی بازی کو ہی الٹ کر رکھ دیا۔۔اساتذہ اکرام پر ایسے حالات کیوں آرہے ہیں اس پر کسی اور تحریر میں روشنی ڈالی جائے گی لیکن حالیہ سپریم کورٹ کے آئے فیصلے نے اساتذہ اکرام کی نیندیں اڑا کر رکھ دی ہیں ۔" کتاب صدیوں کا حافظہ ہے" کو یکسر نظر انداز کر چکے معلمین اس فیصلے سے جلد ہی کتب کی آغوش میں لوٹ آئے گی ایسے قوی امکانات پیدا ہوگئے ہیں۔۔

سپریم کورٹ نے یکم ستمبر 2025 کو اساتذہ اکرام کی دائر کردہ کئی رٹ پٹیشن پر اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے land mark desicion دے دیا۔۔۔ جسکی رو سے تعلیمی خدمات انجام دینے والے معلمین کو سروس حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے یا ترقی (پرموشن) کے لئے ٹی ای ٹی امتحان پاس کرنا لازمی ہوگا۔ عدالت عالیہ نے اپنا فیصلہ سن 2001 کی بنیاد پر سنایا ہے۔۔دراصل نیشنل کاونسل فارٹیچر ایجوکیشن (این ٹی سی ای) نے Determination of minimum qualification for recruitment of teacher in school regulations of 2001 طویل نام کے قاعدہ کا نفاذ کیا تھا۔

اسی قاعدے کی رو سے عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں 168 ویں نکات کو پیش کیا ہے۔۔جس میں یہ کہا گیا ہے۔۔

NCTE's notification also.168 reinforces this requirement by stating that teachers working in unaided private or those already in,schools ,position as of 31st March must qualify the TET within the ,2015 The language of both.stipulated period the RTE Act and the notification leaves no room for ambiguity that even those if,teachers appointed prior to the RTE Act must meet the TET,not qualified requirement within the grace period Only those appointed prior to 3rd.granted in accordance with 2001,September or those,applicable recruitment rules ※※(e . g covered by specific exceptions were ※(courses.Special BTC or D.Ed .exempted

جس سے یہ مطلع صاف ہوجاتا ہے کہ بی ٹی سی اور ڈی ایڈ ڈگریوں سے آراستہ معلمین کو اس فیصلے سے باہر رکھا گیا ہے۔۔

سن 2001 کے فیصلے کو سپریم کورٹ نے اس لئے بنیاد بنایا کہ اس سن میں state of Uttar pradesh Vs Anand Kumar yadav کے کیس پر سپریم کورٹ نے فیصلہ صادر کیا تھا کہ 2001 سے پہلے کے معلمین پر کسی بھی اہلیتی امتحان کا اطلاق نہیں ہوگا۔۔انکی نوکریاں برقرار رہے گی۔۔کیونکہ انکے تقررات کے موقع پر ٹی ای ٹی جیسے نام کا کوئی امتحان اس وقت موجود نہیں تھا۔۔

لیکن سن 2001 کے بعد سے تعلیمی پالیسیاں مرتب کرنے والے اداروں اور ریاستی حکومتوں نے تعلیمی میدان میں کئی مرتبہ تبدیلیاں کئیں ۔۔ سن 10.2009 میں حقوق تعلیم یعنی آر ٹی ای کا نفاذ عمل میں آیا جس نے صلاحیت پر خاص توجہ مبذول کرائی ۔۔اور کوالیٹی والے باصلاحیت افراد

کے تقرری پر زور دیا۔

اس شق پر کام کرتے ہوئے این سی ٹی ای نے سن 11.2010 کو ٹیچر اہلیتی ٹیسٹ یعنی ٹی ای ٹی کا نفاذ کر دیا۔ اور اسی سال نوٹیفکیشن کے ذریعے ٹی ای ٹی کو لازمی قرار دے دیا گیا۔۔اس امتحان کے نافذ ہونے کے ساتھ ہی یہ بات واضح ہوگئی کہ شعبہ درس وتدریس کے خواہشمند افراد کو اس امتحان کا پاس کرنا لازمی ہوگا وہی جولوگ سن 2001 کے بعد اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں یا انکو ترقی دی جاتی ہے تو انہیں بھی اس امتحان کو پاس کرنا ہوگا۔۔

اس امتحان کو لیکر ملک کی ریاستوں نے ان سروس اساتذہ کو اسمیں قائم رہنے کے لئے الگ الگ قوانین وضع کئے۔ سن 25.2024 میں سپریم کورٹ کے صادر فیصلے میں یہی بات محرک ثابت ہوئی۔

ایسے ہی ایک کیس state of Uttar Pradesh Vs anand Kumar Yadav اور اس جیسے کئی داخل رٹ پٹیشن پر جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس منموہن کی بینچ نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا ۔۔جسمیں عدالت عالیہ نے ان اساتذہ اکرام کو امتحان سے مبرا رکھا جن کی سروس پانچ سالوں سے کم رہ گئی ہے لیکن اگر ان ایام میں انھیں ترقی ملتی ہے تو انہیں بھی ٹی ای ٹی کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوگا۔۔وہی سن 2001 کے بعد کے معلمین کو اس فیصلے کے دو سال کے عرصے میں یعنی چار مرتبہ کے امتحان میں کامیابی درج کرنا ہوگی۔۔واضح کرتا چلوں کہ ٹی ای ٹی کا امتحان ماہ دسمبر اور جولائی میں منعقد کیا جاتا ہے۔۔اگر وہ ان معیاد میں ناکام ہوتے ہیں تو ان تمام معلمین کو سختی کی سبکدوشی compulsory retirement دی جائے گی۔۔سبکدوشی پر ملنے والی تمام بینیفٹس وسہولیات کی فراہمی انھیں حاصل رہے گی۔۔

یہ بات بھی ذہن نشین ہونا چاہئے کہ سن 2001 تا 2009 تک معلمین پر ایسے کسی امتحان کو پاس کرنے کا دباؤ نہیں تھا۔لیکن عدالت عالیہ کے حالیہ فیصلے میں کہا گیا ہیکہ اگر سبکدوشی میں پانچ سال سے کم کا عرصہ باقی ہے انھیں دو سال میں ٹی ای ٹی کا امتحان پاس کرنا ہوگا۔اور سن 2009 کے بعد اسے compulsory قرار دیا گیا۔ وہی سن 2001 سے 2009 تک کے معلمین کو عدالت عالیہ نے راحت دیتے ہوئے انہیں دو سال کا عرصہ دیا ہے کہ وہ اس دو سالہ عرصے میں ٹی ای ٹی کو پاس کرلیں۔۔لیکن آر ٹی ای کے نفاذ کے بعد سروس کرنے والوں کے لئے ٹی ای ٹی پاس کرنا لازمی ہوگیا۔۔ملک کے اقلیتی اداروں کو فی الحال اس سے مستثنی رکھا گیا ہے ۔اس معاملے کو چیف جسٹس آف انڈیا کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔۔اقلیتی اداروں پر ٹی ای ٹی کا اطلاق ہوگا یا نہیں یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔لیکن اقلیتی اداروں کی بڑی تعداد نے اساتذہ تقررات میں ٹی ای ٹی کو ملحوظ رکھا ہے یا نہ ہونے کی صورت میں شعبہ تعلیمات کو تحریر دی ہیکہ ٹی ای ٹی کو جلد پاس کیا جائے گا اس قسم کا ڈاٹا کورٹ کو پہنچ جانے کا خطرہ اقلیتی اداروں کے سامنے موجود ہیں۔

لیکن عدالت عالیہ کا حالیہ فیصلہ بہت سخت آیا ہے ایسا اس پیشے سے وابستہ نفوس کا ماننا ہیں۔

حالیہ فیصلے میں صرف ان معلمین کو راحت ملی ہے جن کی نوکری پانچ سال سے کم باقی رہ گئی ہیں ۔۔اور اسمیں مزید کیا سہولیات مل سکتی ہے وقت کے ساتھ ہمیں معلوم ہوتا جائے گا۔۔عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ پورے ملک پر نافذ ہوگا جس کی رو سے معلمین کو ٹی ای ٹی یا سی ٹی ای ٹی پاس کرنا ہوگا۔۔اس فیصلے سے بچنے کے لئے بھارت سرکار اپنا کردار ادا کرسکتی ہے یا modifications,clarifications یا review petition داخل کئے جانے کی باتیں قانون داں طبقہ کر رہا ہیں۔

اس فیصلے پر کورٹ دوبارہ سماعت کرے گی؟ یا فیصلہ پر نظر ثانی ہوگی؟ یا ان درخواستوں کو مسترد کر دیں گی ان باتوں پر کچھ بھی کہنا قبل از بعید ہوگا۔۔۔

اب اس فیصلے کے آجانے کے بعد کافی معلمین نے اسکا خیر مقدم کیا ہے تو بہت سے ناکام ہونے کی تشویش کا اظہار بھی کر رہے ہیں ۔۔فیصلے سے تلملائے کافی معلمین کا ماننا ہیکہ صرف تعلیم کے شعبہ میں ہی امتحانات کی اتنی سختی کیوں؟ اسی طرز کے امتحانات رکن اسمبلی، رکن پارلیمان اور دیگر شعبوں کے لئے بھی نافذ کئے جانے چاہیے۔۔اس جیسے سینکڑوں منہ سے نکلتی سینکڑوں باتوں کا شور بلند ہو رہا ہے۔۔۔

ان سب سوالات کے بعد بھی تمام معلمین نے ٹھنڈے قلب سے خود احتسابی کرتے ہوئے یہ سوچنا چاہئے کہ شعبہ تعلیم پر ہی ایسا اقدامات و قوانین کیوں اٹھائیں جا رہے ہیں؟ کیا ہم واقعی یہ سزاوار ہے یا یہ ہماری غفلتوں کا خمیازہ ہے جسکی وجہ سے ہم پر ایسی آفتوں کا نزول ہو رہا ہے ۔۔۔عدالت عالیہ کے صادر فیصلے پر شور وغوغا کرنے سے کہیں بہتر ہیکہ ہم اس امتحان کو پاس کرنے کی اہلیت وصلاحیت اپنے اندر پیدا کریں اور ٹی ای ٹی جیسے امتحان کو پاس کر کے بتادیں کہ ہم ہی وہ استاد ہے جو نئے بنیادیں رکھنے کے حامل ہیں ۔۔ایک کامیاب معلم وہی ہوتا ہے جو نامساعد حالات اور گھٹا ٹوپ تیرگی میں چلتی تیز آندھیوں میں امید کا چراغ جلا جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ لگاتار محنت کے باوجود بھی ناکامی ملتی ہے تو بہادروں کی طرح اپنی شکست و پسپائی کو قبول کرتے ہوئے باوقار طریقے سے اس میدان سے کوچ کر جائیں۔۔

کچھ نااہل اساتذہ اکرام کی کارستانیوں اور غفلتوں کا عذاب تمام اساتذہ اکرام کو بھگتنا پڑ رہا ہے ایک خوددار اور ماہر معلم ماہ ستمبر میں آئے اس فیصلے کو یوم اساتذہ کے بجائے یوم تضحیک کے طور پر یاد رکھے گا۔۔عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو چیلنج سمجھتے ہوئے اساتذہ برادری نے اس فیصلے کو قبول کرنا چاہئیے اور ٹی ای ٹی یا سی ٹی ای ٹی امتحان میں زبردست کامیابی درج کر کے یوم تضحیک بنتے احساس کو مٹانے کے لئے کمربستہ ہوجانا چاہیے۔۔ زندگی کا ساز ہمیشہ یہی دھن گنگناتا رہا ہیکہ امتحان لینے والوں کا بھی امتحان لیا جائے گا۔